روحِ سخن

ترجمہ

سخنِ نو

مطابق نصاب امتحان منشی الہ آباد بورڈ

مظفر الدین احمد "منشی کامل"

استاذ شعبہ فارسی جامعہ اثریہ دار الحدیث مئو

ناشر

فہرست مندرجات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک مختصر افسانہ

فدائی وطن

آنجا دریائے تپہ خاکے.................. درسلو موج می زند

تپہ ٹیلہ ۔ رودخانہ، دریا ۔ صخرہ ہائے کوہی، پہاڑی پتھر ۔ تیغہ دار، نوک دار ۔ توغ، جھنڈا ۔ موج می زند، لہرا رہا ہے ۔

ترجمہ :۔ اس جگہ ایک مٹی کے ٹیلہ کے نیچے ایک دریا پہاڑی پتھروں اور نوک دار سنگریزوں سے بھری ہوئی گذرگاہ پر بہتا ہے اس کے آگے جوں ہی ایک چھوٹے میدان کو پار کریں گے بلوط، چلغوزہ اور ارچہ کے درختوں سے چھپے ہوئے ٹیلے جو افغانستان کے جنوب میں کثرت سے موجود ہیں دکھائی دیں گے انہیں ٹیلوں میں سے ایک ٹیلہ کے نیچے ایک سادہ قبر نظر آئے گی جس کے چاروں طرف آدھا گز اونچی پتھر کی کنگرہ دار دیوار گھری ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک سرخ اور بلند جھنڈا جو اکثر افغانستان کے مزاروں اور قبرستانوں

ہیں شہیدوں کی قبر پر بلند رہتا ہے ہوا میں لہرا رہا ہے۔

صبحگاہ ہانیکہ .... از زمین بوسہ بردایم

اشعہ۔ کرنیں۔ محوطہ۔ چہار دیواری، احاطہ دار مکان۔ مجذوب می سازد کھینچ لیتی ہے۔

ترجمہ :۔ صبح کے وقت جب سورج پہلی مرتبہ روشنی پھیلاتا ہے اپنی سنہری کرنوں کو اس مٹی کی تربت کو بوسہ دینے کے لئے بھیجتا ہے اور پہاڑی ہوا پھولوں کی خوشبوؤں کو جنگلوں اور لالہ زاروں سے حاصل ہوتی ہے اسی چہار دیواری کے اندر نچھاور کرتی ہے۔ جس وقت میں اپنے دوست کی رہنمائی میں اس مزار پاک پر کہ اس جگہ کے گاؤں اور قبیلہ کے لوگ اس کو "مزار فدائی وطن" کے نام سے یاد کرتے ہیں پہونچا تو میں نے سمجھا کہ حقیقت میں عالی شخصیتوں اور بزرگوں کی روح کی تاثیر مرنے کے بعد بھی انسان کو اپنی، کرامتوں کی طرف کھینچ لیتی ہے اس لئے کہ اگرچہ اپنے مقابل مٹھی بھر خوشبودار مٹی اور ایک خاموش احاطہ کے علاوہ کوئی دوسری چیز ہم نے نہیں دیکھی لیکن ہم نے محسوس کیا کہ ایک طاقتور اور باعظمت بادشاہ کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں اس لئے چاہیئے کہ سر تعظیم و احترام خم کر کے ادب سے زمین کو بوسہ دیں۔

از دودستم پرسیدم .... حکایہ می کند بلافات کنیم

دادار، مجبور۔ فامیلی، خاندانی۔ اودرزادگی، چچازادگی۔ آرتشیں، جوشیلا۔

ترجمہ :- میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ یہ شہید کون ہے ؟ اور کیوں اس کی مٹھی بھر مٹی دیکھنے والے کو اس حد تک احترام پر مجبور کرتی ہے ؟ شاید جوان نیا نیا شادی شدہ تھا جو خاندانی دشمنی کے سبب کہ افسوسناک حد تک چچازادگی کے نام سے افغانی خاندان میں وجود رکھتی ہے ۔شہید ہوا ہو۔اور باوجودیکہ -

میرے دوست نے میری بات کاٹ کر کہا ایسا نہیں ہے جیسا کہ تونے خیال کیا ہے اس لیے کہ یہ سویا ہوا ایک جوشیلا ،حساس ، متوالا اور عاشق جوان تھا جو کہ لڑائی کے وقت میں اور ایسی لڑائی جو قومی شرافت اور وطن کی عزت کی حفاظت کے لیے بھی ملک کے دشمن کے مقابلہ میں سرگرم تھا ۔شہید ہو گیا اگر تو آرزومند ہے کہ اس کے حالاتِ زندگی کو جانے تو آجا! گاؤں کی طرف واپس چلیں اور اس کے بوڑھے باپ سے جو ابھی تک زندہ ہے اور ہر شخص سے اپنے لڑکے کی داستان بیان کرتا ہے ملاقات کریں ۔

گفتم دیدنِ پدرے .... ربائی یافتہ است

خیرہ شد ،حیرت سے دیکھا ۔عصا ۔ لاٹھی ۔ بادۂ ملیت ،قومیت کی شراب مجادلات ملی ،قومی جنگیں ۔

ترجمہ :- میں نے کہا ایسے باپ کا دیکھنا جو ایسے لڑکے کی تربیت کرے لازمی اور ضروری ہے جس وقت ہم دعا اور فاتحہ سے فارغ ہوئے اور چاہا کہ شہید کے باپ سے ملاقات کے لیے گاؤں کی طرف چلیں میرا دوست ٹھہر گیا اور تھوڑی دیر ایک شخص کی جانب جو سو قدم فاصلہ پر آہستہ آہستہ ہماری

طرف آرہا تھا حیرت سے دیکھا اس کے بعد اپنا چہرہ میری طرف کر کے کہا جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ وہ بڈھا جو ہماری طرف آرہا ہے شہید کا باپ ہے یہ بڈھا مرد روزانہ عصر کے وقت اس جگہ آتا ہے اور اپنے لڑکے کی قبر پر فاتحہ اور درود بھیجتا ہے اور جب رات قریب ہوتی ہے اپنی لاٹھی کی مدد سے آہستہ آہستہ گھر لوٹ جاتا ہے۔ تمام قبیلہ والے اس وطن دوست بڈھے مرد کا احترام کرتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خود بھی جوانی کے زمانہ میں قومیت کی شراب سے مست اور سرشار تھا۔ اور تمام قومی لڑائیوں میں جو اس کی زندگی کے زمانہ میں واقع ہوئی ہیں حصہ لیا ہے اور جوانمردی دکھائی ہے اور بار بار جب کہ اس کے مرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رہ گئی تھی۔ چھٹکارا پایا ہے۔

اطفال دہ کدہ ہر وقت .... بہ شاگرداں خود بیاموزید

ادار، خوشامد۔ صحنہ، گوشہ۔ مجسم ساختن، تصویر کھینچنا۔ تلاشی ساختن ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

ترجمہ:- گاؤں کے لڑکے ہر وقت اس کے پاس جمع رہتے ہیں اور اس کی خوشامد کرتے ہیں تاکہ اپنی سرگذشت جو جاں نثاری اور بہادری سے بھری ہوئی ہیں ان سے بیان کرے بڈھا مرد بھی جو سراپا قومی تاریخ تھا اپنی زندگی کے تمام روشن اور تاریک گوشوں کو ان سے بیان کرتا ہے اور اپنے بیانات کی ہاتھ کی حرکت سے تصویر کھینچتا ہے۔ کبھی بات چیت کے وقت اپنی مٹھی کو بند کر کے اس طرح ہوا میں بلند کرتا ہے گویا دشمن اس کے مقابلہ میں کھڑا ہے اور وہ آرزو رکھتا ہے کہ اس کا مغز کھا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے

کر دے اور کبھی غصّہ کی زیادتی میں اپنی پیشانی کو پرشکن بناتا ہے اور کبھی تاثیر کی زیادتی سے ابرِ بہاری کی طرح آنسو بہاتا ہے اگر ایسے وقت میں انسان اس کی حرکتوں اور حالتوں کو دیکھے تو گمان نہیں کرے گا کہ گذشت اور افسانہ بیان کرنے میں مشغول ہے بلکہ محسوس کرے گا کہ ایک بانقار فلسفی چاہتا ہے کہ ٹھوس اور مظبوط دلائل سے اپنی تعلیمات اپنے شاگردوں کو، سمجھا دے۔

پیرمرد رسید .... چنیں سخن آغاز کرد

دوست تعلیمی، ہم سبق وہم جماعت۔ صمیم، سچا۔ ساکتانہ، خاموش۔ منظر ملکوتی، روحوں سے ملاقات کا منظر۔

ترجمہ:۔ بڈھا مرد پہونچا اور سلام کیا، ہم بھی رسمِ ادب بجالائے، اس کے بعد اپنا چہرہ میرے دوست کی طرف کر کے کہا۔

زلمی! تیرے دوست کے لباس سے معلوم ہوتا ہے کہ کابل کا رہنے والا ہے۔

زلمی! ہاں چند روز ہوا ہے کہ مجھ سے ملاقات کرنے کے لئے کابل سے آیا ہے۔

پیرمرد۔ تیرے ساتھ کیا نسبت رکھتا ہے۔

زلمی۔ میرا تعلیمی دوست ہے جس وقت کہ میں کابل میں تھا ہم دونوں ایک مدرسہ میں پڑھتے تھے۔ اور تمام تعلیمی دور میں باہم سچے دوست تھے۔

پیرمرد۔ اس کا نام کیا ہے۔

زلمی۔ ابراہیم۔

اس کے بعد چند قدم آگے بڑھکر پہاڑی پھولوں کا ایک گلدستہ جو اپنے

ساتھ لایا تھا قبر پر بڑے اچھے سلیقہ سے سجایا اور خاموش آنکھیں بند کئے ہوئے

اپنے کانپتے ہاتھوں کو دُعا کے لئے اٹھایا

میں اور زلمی اس ملکوتی منظر اور آسمانی راز و نیاز کو بہت قریب سے دیکھتے رہے

بڈھے مرد نے جب اپنے لڑکے کی روح کی صحبت سے فراغت پائی اپنا چہرہ ہماری جانب

کر کے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ جب ہم بیٹھے۔ زلمی سے پوچھا کہ تیرا دوست میرے لڑکے کی

سرگذشت سے واقف ہے یا نہیں ؟

زلمی ۔ چند سال پہلے میں نے اس سے کہا تھا لیکن آرزومند ہے کہ آپ کی زبان سے

اس کی سرگذشت سُنے ۔

پیرمرد ۔ تو مشتاق ہے کہ اس کی سرگذشت سے واقف ہو ؟

میں نے کہا بہت خواہش رکھتا ہوں کہ اس کی بڑائی کو اچھی طرح سمجھوں

بڈھے مرد نے ایک لمبی خاموشی کے بعد اس طرح بیان کرنا شروع کیا ۔

زمری از آوان خیلے کوچکی . . . . بلوکمشر اول بخانہ مراجعت کرد

آوان ۔ وقت ۔ زندگانی آئنیہ ۔ آئندہ زندگی ۔ سرباز ۔ فوجی سپاہی ۔ صاحب منصب

فوجی افسر ۔ توماندہ دادن ۔ پریڈ کرانا ۔ لیتہ خربی ۔ فوجی کالج ۔ بلوکمشر اوّل ۔ سارجنٹ

(فوجی عہدہ) دادار ساختن ۔ مجبور کرنا ۔

ترجمہ ۔ زمری بہت لڑکپن کے وقت سے خواہش رکھتا تھا کہ آنے والی زندگی

میں فوجی سپاہی کی حیثیت سے کام میں مشغول ہو سات سال سے زیادہ کا نہیں تھا

جب کہ اپنی بکریوں کو چرانے لے جاتا تھا تو راستہ میں ان کے آگے آگے چلتا تھا

ایک فوجی افسر کی طرح جو اپنے فوجی دستہ کو پریڈ کراتا ہے بکریوں کو پریڈ کراتا تھا

اپنے کانپتے ہاتھوں کو دُعا کے لئے اٹھایا

اس سے بیان کروں تو ی اور فوجی ترانوں کو پسند کرتا تھا اور بلند آواز سے ان
کو گاتا تھا جس قدر کہ بڑا ہوتا گیا اسی قدر اس کا فوجی شوق بھی زیادہ ہوتا گیا
یہاں تک کہ ایک دن مجھ سے درخواست کی کہ میں خواہش رکھتا ہوں کہ فوجی کالج
میں جو کابل میں بنایا گیا ہے تعلیم کے لیے جاؤں۔
میں نے بھی اس کی درخواست قبول کر کے اجازت دے دی تاکہ کابل جائے
جس دن کابل کی طرف جا رہا تھا مجھ کو اچھی طرح یاد ہے کہ وہ خوشی سے جامے
میں نہیں سماتا تھا۔
اشتیاق سے وقت کالج میں تعلیم حاصل کر رہا تھا اس کی خادمہ بھی کابل سے مجھ کو
برابر زمری کی کوشش اور محنت کے متعلق اور اس کی توفیقات کے بارے میں جو
اس راہ سے اس کے نصیب ہوئی اطلاع دیتی تھی یہاں تک کہ اس کا تعلیمی دور ختم
ہو گیا اور اعلے درجہ میں کامیاب ہوا اور سارجنٹ کی حیثیت سے گھر لوٹا۔
فراموش نہ کرد ام .... برائے تاں تراءت کنم
لباس نظامی۔ فوجی لباس۔ اقدام نمودن۔ پہل کرنا۔ قدم بڑھانا۔ استشارہ،
مشورہ۔ زناشوئی۔ شادی۔
میں نے اس دن کو فراموش نہیں کیا ہے جب کہ وہ فوجی لباس میں اس حال میں
کہ تلوار کمر میں لٹکائے ہوئے تھا کابل سے آیا اور جوں ہی مجھ کو دیکھا میرے پیر پر گر کر
کہا اے ابا جان! میرا بلند مرتبہ آپ کی توجہ کا نتیجہ ہے ورنہ اگر میں فوجی نہیں ہوتا
تو زندگی میرے لیے کوئی لذت نہیں رکھتی۔
زمری جوان تھا اور ہم کو اقدام کرنا چاہیے تھا کہ وہ ازدواجی زندگی میں داخل ہو جائے
اگرچہ ہمارے خاندان میں لڑکیاں زیادہ تھیں اور ہر ایک زمری کو حیثیت

شوہر قبول کرنے کے لئے حاضر بعض لیکن میں نے نہیں چاہا کہ اس کے مشورہ بغیر اس کام کے لئے قدم اٹھاؤں اسی لئے ایک دن اثنائے گفتگو اس مسئلہ کو اس سے میں نے چھیڑا اور اس سے کہا جس کا تو خواہش مند ہے بتا تاکہ تیرے لئے پیغام دیں۔

اگر میں نے اس مسئلہ کو براہِ راست اس سے پوچھا تو سبب یہ ہے کہ میں ان تمام افراد کے خلاف ہوں جو لڑکے کی صلاح اور مشورہ بغیر اپنی اولاد کی شادی کا اقدام کر کے اس طرح سے ان کی آئندہ زندگی کو تیرہ و تاریک بنا تے ہیں اور زمری سے میں نے کہا اگر شرم کی وجہ سے تو ابھی جواب نہیں دے سکتا تو بہتر ہے کہ تو اپنی پسند کے بارے میں ایک تحریر لکھ دے اس کا چہرہ شرم سے سُرخ ہو گیا اور خاموشی سے نیچے کی طرف دیکھتا رہا۔

دوسرے دن میں نے ایک کاغذ اپنی جیب میں پایا اور جب غور کیا تو جانا کہ زمری کی جانب سے ہے۔ بڈھے مرد نے اپنے کوٹ ٹیک دے کر اپنی جیب سے ایک ہلکے نیلے رنگ کا کاغذ نکالا اور کہا یہ ہے زمری کا خط کہ ابھی تک اس کو اپنے پاس میں نے رکھا ہے۔ بہتر ہے کہ اس کے مضمون کو پڑھ کر تمہیں سُنا دوں۔

زمری نوشتہ بود .... خاکپائے تاں۔ زمری

نلاکت، بدقسمتی۔ بارآور دن، بارآور بنانا۔ تصمیم، پختہ ارادہ کرنا۔ نامین، قبول کرنا۔

ترجمہ۔ زمری نے لکھا تھا۔

اے والد بزرگوار کاش تمام افغانی بچے مجھ جیسا شفیق و مہربان باپ رکھتے

ان کی آئندہ زندگی ایسی بدقسمتی سے محفوظ رہتی ۔ شاید ہزاروں نوجوانوں کی زندگی ان کے والدین کی جبری شادی سے خراب اور پریشان نہیں ہوتی کیوں والدین اپنے لڑکوں کی زندگی کے اس مسئلہ میں بیجا مداخلت کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ سے ان کی بدبختی کو بار آور بناتے ہیں ۔

اے ابا جان! میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ آپ جیسا روشن خیال اور عقلمند باپ والا ہوں ۔ اگر خدائے بزرگ کے علاوہ کسی دوسرے کی پرستش جائز ہوتی میں اس حق کے لئے آپ کے علاوہ کسی دوسرے کا قائل نہیں ہوتا ۔ اگر آپ میری زندگی کے ذوق کی رعایت نہیں کرتے اور اجازت نہیں دیتے کہ میں فوجی بنوں تو کیسی بڑی زندگی میرے نصیب میں ہوتی اور اگر شادی کے متعلق سوال نہیں کرتے اور میری پسند کے علاوہ کسی دوسری سے شادی کر دیتے تو کتنی پریشانیوں اور بدبختیوں سے میں دوچار ہوتا ۔

اے ابا جان! میں نے بارہا پختہ ارادہ کیا کہ اس کام میں آپ کے اقدام کرنے سے پہلے اس موضوع پر آپ سے بات کروں مگر کاش شرم مانع نہیں ہوتی تو میں اپنی اوّل ترین روحی اور قلبی سوزش کو آپ سے بیان کرتا اور جو یائے علاج ہوتا ۔

چوں کہ آپ نے پوچھا ہے کہ میری پسند شریک زندگی کے انتخاب میں کیا ہے ۔ تو شاید آپ میرے درد سے واقف ہو گئے ہیں یا یہ کہ صرف زندگی کی سعادت قبول کرنے کے لئے ایسا سوال پوچھنے کا اقدام کئے ہیں لیکن اتنا ہی میں کہتا ہوں کہ بچپن سے اب تک اپنے دل کو زرینہ کے حوالے میں نے کر دیا ہے اور تمام تعلیمی دور میں جو چیز کہ مجھکو کام اور محنت کرنے کی طاقت دیتی تھی ۔

وہ زرینہ کی امید تھی۔
اگر مجھ سے جواب چاہتے ہیں تو میں یہی عرض کرتا ہوں کہ اس کے علاوہ اور
کوئی پسند نہیں رکھتا ہوں۔ آپ کے پاؤں کی خاک "زمری"
.... بعداً تو نے دادو گفت
ہیں کہ پیر مرد از مطالعہ
خلال، درمیان۔ تہیۂ عروسی، شادی کی تیاری۔ پاک کردن اشک...
ترجمہ۔ جب بڈھے مرد نے خط کے مطالعہ سے فراغت پائی تھوڑی دیر تک
زمری کا خط بڑے غور سے دیکھتا رہا اور محسوس ہوتا تھا کہ ان کلموں کے درمیان
اپنے لڑکے کی روح سے بات کرنا چاہتا ہے اس کے بعد خط کو جیب میں رکھ کر
اپنا قصہ پھر سے شروع کیا۔
جس وقت کہ اس کے دلی راز سے میں آگاہ ہوا تو اس کی ماں کا کہا ہوا یاد آیا
کہ ایک دن مجھ سے کہا تھا "زرینہ اس کے خادمہ کی لڑکی" جس دن سے کہ زمری
کابل گیا ہے بالکل دیوانہ ہو گئی ہے کسی سے بات نہیں کرتی ہمیشہ آنسو بہاتی
ہے اور خواب میں زمری کا نام زبان پر دہراتی ہے۔
فوراً اس کی ماں کو بلا کر اپنے لڑکے کا خط پڑھ کر سنایا وہ بھی خوش ہو گئی اور
کہا خوشی کا مقام ہے کہ زمری اس کو پسند کرتا ہے جس نے اس کی یاد میں
برسوں آنسو بہایا ہے۔ فوراً ہم نے شادی کی تیاری شروع کر دی۔
بڈھا مرد جب اس جگہ پہونچا چند منٹ خاموش رہا اور اپنی انگلیوں سے
آہستگی سے آنسوؤں کے قطروں کو جو اس کی آنکھوں میں جمع ہو گئے تھے
صاف کیا اس کے بعد زور دے کر کہا۔
شاید گمان می کنید کہ .... خاموشانہ بسوی دہکدہ برگشتیم

نائل، پہنچنے والا، پانیوالا۔ تعرض جھگڑا، جنگ۔ ستارۂ مغرب، چاند۔

ترجمہ ۔ شاید تم گمان کرتے ہو گے کہ ان کی شادی ہو گئی نہیں ہم اپنی آرزو پوری نہیں کر سکے اس لئے کہ ان کے جشن شادی میں دو روز باقی تھا کہ اطلاع پہونچی دشمن نے جنگ کی بنیاد ڈالدی ہے ۔ اور جوانوں کو چاہیئے کہ وطن کی عزت کی حفاظت کے لئے تیار ہو جائیں ۔

زمری جو کہ ایسے دن کا منتظر تھا جوش و خروش کیساتھ اپنی منگیتر (زرینہ) کو خدا حافظ کہہ کر گھر سے محاذ پر چلا گیا ۔

ایک دو روز اسی طرح سے گذر گیا زمری کی کوئی اطلاع نہیں پہونچی یہاں تک کہ ایک دن اس کا جنازہ غازی لوگ گلپوش توپ پر رکھ کر لائے اور اس کی وصیت کے مطابق اس جگہ دفن کر دیا ۔

لوگ بیان کرتے ہیں کہ مست شیر کی طرح لڑتا تھا اور بے مثال بہادریوں کے بعد کہ دشمن بھی شاباشی دیتے تھے وطن کی راہ میں جان خدا کے حوالے کر دی یہ خیال نہ کرنا کہ زرینہ اس کی موت سے متاثر ہوئی اس لئے کہ اس سے بڑی سعادت نہ اپنے لئے اور اپنے شوہر کے لئے نہیں پا سکتی تھی آج تک قبیلہ کی عورتوں میں انتہائی فخر کے ساتھ اپنے شہید شوہر کا تذکرہ کرتی ہے ۔ اور ہر پنجشنبہ کو یہاں آتی ہے اور چراغ جلاتی ہے ۔

جب بڈھے مرد کی صحبت ختم ہوئی دن بھی ختم ہونے کے قریب تھا ۔ اور چاند بڈھے مرد کے آنسو کے آخری قطرہ کی طرح آسمان کے افق پر روشن ہوا ۔

ہم تینوں اس طرح کہ بڈھا مرد آگے اور ہم دونوں پیچھے چل رہے تھے چپ چاپ گاؤں کی طرف لوٹ گئے ۔

راہِ نو

تربیت بدنی

انحراف، خرابی۔ ادائے تکالیف، فرائض کی ادائیگی۔ تعقیبِ حظوظ زندگانی زندگی کی لذتوں کو حاصل کرنا۔

ترجمہ۔ بدن کی صحت کے فائدے اور اہمیت کو ہر شخص جانتا ہے لیکن ان کی شرطوں کو بہت سے لوگ نہیں جانتے ہیں یا جانتے ہیں تو عمل نہیں کرتے ہیں ہر شخص تجربہ سے سمجھتا ہے کہ بدن کی صحت سب سے بڑی نعمت اور خوش نصیبی کا سرمایہ ہے کیوں کہ ہر شخص دیکھتا ہے کہ جس وقت اس کی طبیعت میں تھوڑی سی خرابی پیدا ہوتی ہے تو دنیا اس کی نگاہوں میں تاریک ہو جاتی ہے سست اور ناامید ہو جاتا ہے اور اس کی روح بھی عذاب میں پڑ جاتی ہے اور اپنے فرائض کو ادا کرنے اور امور زندگی کی لذتوں کو حاصل کرنے سے قاصر رہتا ہے کیا تم جانتے ہو کہ ہزاروں ایسے افراد ہیں جو اپنی تمام دولت کو چند مہینہ بلکہ چند روزہ تندرستی کے عوض میں خرچ کر دیتے ہیں، لیکن تندرستی میسّر نہیں ہوتی۔

صحت بدن کی بنیادی شرطیں مثلاً صفائی، خوراک، تنفس اور ورزش ہیں جو زندگی اور صحت کی بزرگ ترین شرطیں ہیں اور لوگ ان کی اہمیت سے

کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں اور ان کا لحاظ گھر میں اور خصوصاً مدارس میں زندگی کے ہر دور میں ضروری ہے اسلئے ہم ان چند مسئلوں کو مختصراً اس جگہ بیان کرتے ہیں۔

نظافت

نخستین واہم ترین .... ترک کردہ می گریزند۔

اہمال، چھوڑ دینا۔ مسئول، ذمہ دار۔ زمامداران سیاسی وروحانی، حکام اور علماء۔ رئیس کل صحیہ، محکمہ صحت کا وزیر۔ آبلہ کوبی، چیچک کا ٹیکہ مامورین صحیہ، محکمۂ صحت کے ملازمین۔

ترجمہ ۔ ایک فرد اور ایک قوم کے لئے تندرستی اور نیک بختی کی شرطوں میں سے پہلی اور اہم ترین شرط صفائی ہے اور بدقسمتی سے یہ شرط ہر چیز سے زیادہ ایران میں چھوڑ دی گئی ہے اور اس کے ذمہ دار ایران کے حکام اور علماء ہیں پہلوی سلطنت کے آغاز تک ایران کے بادشاہوں اور اراکین سلطنت نے ملکی حفظان صحت کی راہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا اسی وجہ سے ایران کے لوگ بھی توجہ نہ کرکے کمزور، مریض، لاغر، بیمار اور بے عمل نظر آتے ہیں اب اس زمانہ میں ایران کے طاقتور اور دل آگاہ بادشاہ کی توجہ سے اور محکمۂ صحت کے وزیر کی کوششوں سے عوامی صحت کی حفاظت میں بہترین انتظامات عمل میں آئے ہیں۔ اور مخصوص ڈاکٹر آلات اور سروسامان کے ساتھ ملک کے

الوان میں بھیجے جاتے ہیں لیکن ابھی نادانی اور حماقت کی کثرت سے بعض دیہات اور قصبات کے رہنے والے محکمہ صحت کے ملازمین کی طرف سے چیچک کا ٹیکہ لگوانے اور گلیوں، گھروں کی صفائی کرانے سے ڈرتے ہیں یہاں تک کہ جیسا کہ اخبارات میں پڑھا گیا ہے کہ بعض دیہات کے رہنے والے صرف محکمہ صحت کے ملازمین کا آنا سن کر اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں ۔

ملت ایران تاکنوں .... در ممالک متحد معمول است

معاد و معاش، آخرت و دنیا ۔ اعضائے خانوادہ، افراد خاندان ۔ معارف
معارف تعلیم ۔ متمدن، مہذب ۔

ترجمہ ۔ ایرانی قوم اب تک دو بڑے مذاہب کی تجلی کی مظہر رہی ہے ایک مذہب زرتشت اور دوسرا مذہب اسلام کہ دونوں مذاہب علم و عمل اور دنیا و آخرت کے جامع ہیں تندرستی، خوبصورتی اور صفائی یعنی ظاہری اور باطنی صفائی کی تعلیم دیتے ہیں جیسا کہ مذہب زرتشت کے بزرگ ترین احکام میں یہی گفتار و کردار اور فکر کی پاکیزگی ہے اور اوستا (مذہب زرتشت کی کتاب) کی سطر سطر اس حقیقت کا غماز ہے اور دین اسلام میں بھی صفائی اور پاکیزگی کو کم اہمیت نہیں دی گئی ہے اور احادیث و اقوال صحابہ کے علاوہ خود بانی اسلام اور ان کے خاندان کے لوگ، انبیاء اور اولیاء کرام جسمانی حسن و صحت والے تھے اور ہرگز تصور نہیں کیا جاسکتا کہ اپنی امت کو حسن و صحت کی نعمت کے فیض سے بے بہرہ چاہا

ہوگا اور صفائی کو رواج دینے کے لئے واحد ذریعہ صحیح تعلیم و تربیت ہے اس حیثیت سے مدارس اور محکمۂ تعلیم کے فرائض کی اہمیت وعظمت عموماً اس بارے میں بخوبی ظاہر ہوتی ہے اور ایران کے محکمۂ تعلیم کو چاہیئے کہ ملکی محکمۂ صحت کی وزارت کے ساتھ تعاون کر کے اس مادی اور معنوی گندگی کو اس سرزمین سے دور کرے۔ چونکہ ابھی ایران کے محکمۂ تعلیم اور محکمۂ صحت خاندانی زندگی کے تاریک گوشوں اور گھروں کی اندرونی صفائی میں اثر انداز نہیں ہوسکے ہیں لہٰذا فرائض اس خصوص میں مخصوص اہمیت رکھتے ہیں اس لئے طلبہ کو صحت وصفائی کے اصولوں کو گھروں میں عام کرنا چاہیئے اس کے لئے خود مدارس کو بھی صحت وصفائی کی خوبیوں کا عمدہ عملی نمونہ ہونا چاہیئے جیساکہ مہذب ملکوں میں معمول ہے۔

پس باید شرایط عمومی . . . . بسیار وسیع وبزرگ خواہد شد

ہیئت مدیرہ، مجلس منتظمہ۔ مستخدمین، ملازمین۔ حالی کردن، سمجھانا۔ نمرہ، نمبر۔ جائزہ، انعام۔

ترجمہ۔ پس حفظان صحت کے عام اصولوں کو مدارس میں شاگردوں کو سکھانا چاہیئے بلکہ عملاً بتانا چاہیئے پہلے مدارس کو صحت وصفائی کا نمونہ بنانا چاہیئے۔ دوسرے مدرسین، مجلس منتظمہ اور ملازمین تمام کو پاک وصاف باتمیز، تندرست اور حفظان صحت کے اصولوں سے آشنا ہونا چاہیئے تیسرے شاگردوں کی صحت وصفائی کی طرف توجہ کر کے اور وقت دے کر خاص طور سے خوراک اور تنفس کے مسائل ان کو سمجھانا چاہیئے۔ امریکہ

اور یورپ کے مدارس میں یہاں تک کہ دانتوں کو پاک وصاف کرنے اور سانس لینے کو عملی طور پر سکھاتے ہیں اور بیشتر مدارس میں سبق شروع ہونے سے پہلے بچوں کا معائنہ کرتے ہیں تاکہ دیکھیں کہ صفائی کے اصولوں کو اپنے لباس وبدن میں خصوصاً۔ ناک، کان، آنکھ اور ناخن کی صفائی میں بجالاتے ہیں یا نہیں تمام سبقوں کی طرح صفائی کے لئے بھی نمبر دیتے ہیں نیز صحت وصفائی کا مقابلہ ترتیب دے کر انعامات دیتے ہیں یہ مسئلے ایران کے مدارس میں تمام ملکوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں چونکہ ہمارے خاندانوں میں بھی ان کو نہیں جانتے ہیں اور خیال نہیں کرتے ہیں اگر نوجوان مدرسوں میں سیکھیں تو یقیناً ان کو اپنے گھروں میں بھی سکھائیں گے اور اس طریقہ سے ان تعلیمات کے فائدے بہت وسیع اور زیادہ ہوں گے ۔

تغذیہ

برائے تجدید قوت اعضاء . . . . وتولید مرض می کند

تجدید، نیا کرنا ۔ تلف، ضائع ۔ مائع، سیال ۔ درشت، غلیظ ۔ اختلال خلل، خرابی ۔ مصئون، محفوظ ۔ اساسی، بنیادی ۔ ثقالت، بھاری پن ۔ کسالت، سستی ۔

ترجمہ ۔ اعضا کو نئی طاقت دینے کے لئے جسکو ہم کام کرنے کے نتیجہ کے

میں خرچ اور ضائع کر دیتے ہیں غذا کے محتاج ہیں اور اس غذا کے ساتھ ، سیال اور غلیظ مادہ کی ایک مقدار ہمارے بدن میں داخل ہوتی ہے اس غذائی مادہ کی جنس اور مقدار جو ہمارے بدن کے لئے ضروری ہے ڈاکٹروں نے مقرر کر دی ہے لیکن اکثر لوگ تین باتوں میں زیادہ غفلت کرتے ہیں اسی وجہ سے بہت سے امراض اور مزاج کی خرابی میں گرفتار ہو جاتے ہیں ایک یہ ہے کہ لوگ تصور کرتے ہیں کہ زیادہ کھانے سے زیادہ طاقتور ہوں گے حالانکہ زیادہ کھانا صحت کی شرط نہیں ہے بلکہ غذا کا قوت بخش ہونا شرط ہے ورنہ اگر کوئی شخص غذائیت سے خالی چیزوں کو دوگنا یا تیگنا روزانہ کی خوراک کے مقابلہ میں کھائے تو بھی طاقت وصحت نہیں رکھ سکتا۔ ایسے ہی بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ غذائیت صرف گوشت میں ہے۔ اگر گوشت کھانا چھوڑ دیں۔ تو کمزور ہو جائیں گے اور مر جائیں گے یہ بھی جہالت کی غلطیوں میں سے ہے۔ اور خوش قسمتی سے روز بروز ڈاکٹر اور محققین سبزی خوری کے فوائد کی تحقیق کر کے اس کو کھانے کی ہدایت کرتے ہیں اور لوگ اکثر امراض سے محفوظ رہتے ہیں مقوی غذا کھانے کے بعد اس کا ہضم کرنا بھی بنیادی شرط ہے ورنہ اگر جوہر حیات (وٹامنس) اور قوت بخش غذا کھاؤ اور ہضم نہ کرو تو نہ صرف طاقت نہیں دے گی بلکہ بھاری پن اور سستی لائے گی اور مرض پیدا کرے گی۔

این نکتہ اخیر را در .... بہ دردآناں نہ خواہد خورد۔

ساعی۔ کوشش ــ زحمات ، محنتیں۔ بکار بردن ، عمل کرنا۔ نژاد لاطینی لاطینی اقوام۔ صدے پنجاہ ، پچاس فیصد۔

ترجمہ ۔ اس آخری نکتہ کی فکری قوتوں کو غذا دینے میں بھی رعایت کرنا چاہیئے جو کچھ ہم پڑھتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں قوت اس کے ہضم کرنے میں ہے نہ کہ اس کی مقدار میں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی کوشش اور محنت علم حاصل کرنے میں بے اثر رہتی ہے چونکہ جو کچھ یاد کرتے ہیں۔ ہضم نہیں کرتے یعنی عمل نہیں کرتے ہیں اس لئے قوت نہیں بخشتی ہے ۔ اور دماغ کو مضمحل اور بیمار بنا دیتی ہے پس کم کھانا اور ہضم کرنا ہمیشہ زیادہ کھانے اور نہ ہضم کرنے سے بہتر ہے ایسے ہی تعلیم میں کم اور اچھی طرح یاد کرنا زیادہ یاد کرنے اور بھول جانے اور عمل نہ کرنے سے بہتر ہے جیسا کہ گذشتہ فصلوں میں ہم نے بیان کیا ہے لاطینی اقوام اور ایران میں طریقۂ تعلیم و تربیت کا ایک بڑا نقص یہ ہے کہ بے اندازہ معلومات جوانوں کے ذہن پر لاد دیتے ہیں کہ پچاس فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ بے فائدہ ہے اور کبھی بھی زندگی کے دور میں ان کے کام نہیں آئے گا۔

نکتۂ دوم ایں است کہ............ گرسنگی بہترین خورش با است

اشتہا، خواہش ۔ گرسنگی، بھوک ۔ امساک، روکنا ۔ خورش، خوراک ۔

ترجمہ ۔ دوسرا نکتہ یہ ہے کہ لوگ تصور کرتے ہیں کہ جس وقت اشتہا معلوم ہو کھانا چاہیئے حالانکہ اشتہا اصل بھوک نہیں ہے اور ہم کو چاہیئے کہ بھوک کی تسکین کریں نہ کہ اشتہا کی ۔ اشتہا ایک جھوٹی بھوک ہے یا دوسرے الفاظ میں ہمارے غدود اور اعصاب

کی تحریک کا نتیجہ ہے جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کھانا کھاتے وقت سیر نہ ہو کر دوبارہ کھانے کی رغبت رکھتا ہے حالانکہ چند منٹ رک جائے تو دیکھے گا کہ اشتہا باقی نہیں ہے اور حقیقت میں آسودہ ہو گیا ہے یا مشہور اصطلاح یہ ہے کہ اشتہایش قہر کردہ است (اس کی اشتہا نے اس کے اوپر ظلم کیا ہے) اکثر لوگ اپنی آنکھوں کی آسودگی کرتے ہیں نہ کہ اپنے پیٹ کی۔ یعنی جو کچھ دیکھتے ہیں کھانا چاہتے ہیں غذا میں اپنی آنکھوں کی آسودگی کا اندازہ کرتے ہیں نہ کہ اپنے پیٹ کا۔ یقیناً یہ محض نادانی ہے پس ہم کو چاہیئے کہ کھانا اس وقت کھائیں جب کہ واقعی بھوکے ہوں اسلئے کہ اس وقت جو چیز ہم کھائیں گے قوت ملے گی اور لذت دے گی۔ جیسا کہ مثل مشہور ہے "بھوک بہترین خوراک ہے"

خود ہو اہم باید پاک آزاد باشد
نکتہ سیم عبارت است . . . .

اقلاً ، کم سے کم۔ قسمت، حصہ۔ ادرار، پیشاب ۔ عرق، پسینہ۔ جرعہ، گھونٹ۔ مقطر، قطرہ قطرہ ٹپکایا ہوا۔

ترجمہ ۔ تیسرا نکتہ مراد ہے سیال مادہ کی کمی سے جو روزانہ ہمارے بدن میں داخل ہوتا ہے ہمارے بدن کو روزانہ کم سے کم دو لیٹر پانی درکار ہے اس میں سے کچھ حصہ غذاؤں اور میوؤں میں شامل ہو جاتا ہے اور کچھ حصہ بدن میں جمع رہتا ہے جس کو پیشاب اور پسینہ کے ذریعہ باہر کرتے ہیں اس لئے زیادہ پانی پینے سے خصوصاً سونے سے پہلے اور جاگنے کے بعد پس وپیش نہیں کرنا چاہیئے لیکن پانی کو ایک مرتبہ اور زیادہ مقدار میں

پینا اچھا نہیں ہے بلکہ تھوڑا، تھوڑا، گھونٹ، گھونٹ اور وقفہ کے ساتھ پینا چاہیئے۔ پانی صاف، تازہ اور اگر ممکن ہو تو مقطر پینا چاہیئے تازہ اور ہوا لگا ہوا پانی زیادہ فائدہ مند ہے ڈاکٹروں نے ثابت کیا ہے کہ تازہ اور ہوا لگے ہوئے پانی میں ایک چیز ہے جو وزن اور تحلیل کے قابل نہیں ہے لیکن زندگی بخش اثرات رکھتی ہے جو باسی اور رکھے ہوئے پانی میں پیدا نہیں ہوتی۔ حالانکہ اگرچہ تحلیل کے وقت دونوں ایک ہیں یہ تحلیل نہ ہونے والی چیز جو تازہ پانی میں ہے وہی جوہر حیات (وٹامنس) ہے جو آفتاب ہمارے لئے بھیجتا ہے اور ہوا کے ذریعہ پانی میں داخل ہوتی ہے اور اس کو ہوا زندہ محفوظ رکھتی ہے اسی لئے ڈاکٹروں نے ہدایت کی ہے کہ اگر رکھا ہوا یا اُبلا ہوا پانی مجبوراً پینا پڑے تو پینے سے پہلے اس کو ایک برتن سے دوسرے برتن میں ہوا میں اڈیلنا چاہیئے تاکہ ہوا اس میں داخل ہو جائے اور اس کو جوہر حیات کی قوت سے بھر دے البتہ اس کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ ہوا بھی صاف اور کھلی ہو۔

ہم چنیں اثرات آب تازہ .... بیش از بکۂ وزمی تواں بے خطر زندہ ماند۔

راکد، رکا ہوا۔ ساکت، ٹھہرا ہوا۔ ملبون، کرو ڑوں۔ میکروب، جراثیم۔ فن شنا، تیرنے کا فن۔

ترجمہ - ایسے ہی تازہ اور جاری پانی کے اثرات رُکے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے پانی سے قدر و قیمت میں زیادہ ہیں اسی وجہ سے نہروں اور حماموں کا پانی اگرچہ اس کا رنگ اور اس کی بو بھی تبدیل نہ ہوئی ہو اس

کے علاوہ کروڑوں مضر جراثیم کی کان ہے بالکل جوہر حیات سے بھی خالی ہے یعنی مردہ پانی ہے نہ کہ زندہ۔ اسی لئے ڈاکٹر ہدایت کرتے ہیں کہ حمام کی بڑی لگن کو بھرنے کے بعد جیسا کہ یورپ میں معمول ہے پانی کو ہاتھ سے حرکت دے کر اور ہموار کر کے اس وقت اس میں داخل ہونا چاہیئے۔

جیسا کہ گذشتہ فصلوں میں ہم نے دیکھا کہ امریکہ کے اکثر مدارس پاک و صاف حماموں کے علاوہ تیراکی کے حوض بھی رکھتے ہیں تاکہ طلبہ اس میں تیراکی کا فن سیکھیں۔ یورپ کے بعض عام حماموں میں تیراکی کے حوضوں میں مصنوعی لہریں بھی پیدا کرتے ہیں کیوں کہ تیراکوں کے بدنوں پر ان موجوں کا لگنا ورزش کی طرح مفید ہوتا ہے۔

اس بنا پر پانی کے مسئلہ کو کافی اہمیت دینی چاہیئے اور اس کی صفائی اور تازگی پر توجہ دینی چاہیئے اور کافی مقدار میں صاف اور ہموار پانی پینا چاہیئے اور فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ پانی کی تاثیر اور قوت تمام غذاؤں کی تاثیر سے زیادہ ہے اس لئے کہ چند دن اور چند ہفتہ بغیر خوراک کے بسر کر سکتے ہیں لیکن پانی یعنی سیال اور آب دار مادہ کے بغیر ایک شب سے زیادہ بے خطر زندہ نہیں رہ سکتے۔

تنفس

علمائے فن حفظ الصحت می گویند .... و بالتنفس صحیح رفع می شود
اطاق ، کمرہ ۔ منفذ ، راستہ ، گذرگاہ ۔ جماعات ، اسکول کے کمرے ۔
فوق العادت ، عادت سے بڑھ کر ۔ پنجرہ ، کھڑکی ۔ علفیات ، غذا ۔
ترجمہ ۔ فن حفظان صحت کے ماہرین کہتے ہیں کہ ہر سانس لینے
میں تقریباً تین ۳ لیٹر ہوا ہم پھیپھڑوں میں داخل کرتے ہیں اس اعتبار سے ہر
منٹ میں ساٹھ ۶۰ لیٹر اور چوبیس گھنٹوں میں چھیاسی ہزار چار سو ۸۶۴۰۰ لیٹر ہوا ہمارے
بدن میں داخل ہوتی ہے اور جو ہوا چوبیس گھنٹوں کے لئے ضروری ہے ایک ایسے
مکان کو جو پانچ میٹر گہرا چار میٹر چوڑا اور چار میٹر لمبا ہو پُر کر سکتی ہے یعنی اگر کوئی
شخص ایسے کمرے میں جس میں کہیں سے کوئی ہوا کی گذرگاہ نہ ہو رہے تو اس جگہ
کی تمام ہوا اس کی چوبیس گھنٹے کی سانس کے لئے کافی ہے اور پھر وہ ہوا سانس
لینے کے قابل نہیں رہتی ہے اور اگر دو ۲ آدمی وہاں رہیں تو بارہ گھنٹے میں اور تین ۳
آدمی آٹھ گھنٹے میں اس جگہ کی ہوا کو خراب کر دیتے ہیں اس لئے چند آدمیوں
کا سونا ایک چھوٹے اور بے سوراخ کمرے میں مضر ہے ۔ اسی طرح سر لحاف
میں ڈھانک کر سونا بہت نقصان دہ ہے ۔

امریکہ اور یورپ کے جدید مدارس میں نہ صرف کمروں کی صفائی ، ہوا داری
اور کشادگی پر بے انتہا توجہ دیتے ہیں بلکہ جسقدر کہ ہوا اجازت دیتی ہے ۔

کھلی ہوا میں مدرسہ کے باغوں اور سبزہ زاروں میں درس دیتے ہیں اور
کمروں میں بھی کھڑکیاں کھلی رکھتے ہیں تاکہ ہوا جلد جلد بدلتی رہے۔
اطبائے جدید جو غذاؤں اور طبعی ذرائع سے علاج کرتے ہیں اور روز بروز ان کی
تعداد بڑھ رہی ہے تنفس کے مسئلہ کو بھی بہت کافی اہمیت دیتے ہیں اور
کہتے ہیں کہ اکثر لوگ طبعی ضرورت سے کم سانس لیتے ہیں اور یہ سانس بھی ضرورت
کے مطابق گہری نہیں ہوتی اور خون کو صاف نہیں کرتی اور بعض امراض سانس
کم لینے سے پیدا ہوتے ہیں اور صحیح سانس لینے سے دور ہو جاتے ہیں۔
بماں۔ جو ہر حیات کہ تمام .... وقوۂ نموئی توانند بہ ہند
ترجمہ ۔ وہی جوہر حیات جو ہمارے تمام کرہ کو پڑ کئے ہوئے ہے اور
گھیرے ہوئے ہے ماہرین کیمیا کے امتحان اور تجربہ کے دائرہ سے باہر ہے وہ
زبردستی ہوا کو بھرتے ہیں اور اس مسئلہ کو ثابت کرنے کے لئے بعض حیوانات
اور نباتات کو مصنوعی ہوا سے غذا پہونچائی لیکن ایک مقررہ مدت کے بعد
نباتات پژمردہ ہو گئے۔ اور حیوانات بھی مر گئے اور ثابت ہو گیا کہ ہماری ہوا
کیمیائی مادہ کے علاوہ کہ اس کو جس سے ہم مرکب جانتے ہیں ایک دوسری
چیز بھی رکھتی ہے کہ کسی ذریعہ سے اس کے وجود کو معلوم نہیں کر سکتے اور
وہ جوہر حیات ہے جو کائنات کے تمام ذروں کو اپنی آغوش میں لے کر پرورش
کرتا ہے یہ قوت اور جوہر حیات ہندوستان کے قدیم فلسفیوں اور ماہرین
کو معلوم تھا اور سنسکرت زبان میں اس کو پران کہتے ہیں کہ اس کا ترجمہ
براہِ راست "نفخۂ حیات" ہے اور آج کل کے ماہرین کچھ کچھ اس کی تصدیق،

کرتے ہیں یہ وہی قوت ہے کہ گیہوں کا دانہ جو چند ہزار سال محفوظ رہا ہو اسکو پھر بھی اگا دیتی ہے جیسا کہ فراعنہ مصر کی قبروں سے جو گیہوں کے دانے نکالے گئے ہیں اور تین ہزار سال سے زیادہ کی عمر رکھتے ہیں بالکل اگے ہیں اور سرسبز ہوئے ہیں یہ مسئلہ مادہ پرست ماہرین کے عقیدہ کو جن کا قول ہے کہ "ہماری دنیا سوائے مادہ کے اور کوئی چیز نہیں رکھتی ہے" رد اور باطل کرتا ہے اگرچہ تمام چیزوں کو کیمیائی ترکیبات سے بنا سکتے ہیں لیکن روح، حیات اور قوت نشوونما نہیں دے سکتے

فوائد بے شمار کسب خواہد کرد

اہمیت ہوا در محافظت صحت ....

ثانیہ، منٹ ۔ مدقق، محقق ۔ مکنوز، پوشیدہ ۔ فنون مثبتہ، برقرار رہنے والے فنون ۔

ترجمہ ۔ صحت اور زندگی کی حفاظت کے لئے ہوا کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اس کے لئے ایک الگ کتاب لکھنے کی ضرورت ہے اس قدر سمجھ لو کہ بغیر ہوا کے چند منٹ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے مگر یہ کہ ایک شخص مخصوص قاعدہ کے مطابق مشق کرے اور ریاضت کرے جس طرح کہ ہندوستان کے جوگی کرتے ہیں اور ماہر ہو جاتے ہیں کہ نہ صرف چند منٹ اور چند گھنٹہ بلکہ چند دن اور ہفتوں تک بے سانس لئے رہتے ہیں اور دوبارہ سانس لیکر زندہ ہو جاتے ہیں اور یہاں تک کہ یورپ کے بعض محققین نے تحقیق اور مشاہدہ کیا ہے کہ ہندوستان کے بعض ریاضت کرنے والے جو بہت کم ہیں دو تین مہینے تک اپنی سانسوں کو روک کر زندگی سے قطع تعلق کر لیتے ہیں اور لوگ انکو قبر میں رکھ دیتے ہیں پھر مقررہ دن قبر سے نکالتے ہیں اور آہستہ

آہستہ سانس لینا شروع کر کے دوبارہ زندہ ہو جاتے ہیں [illegible]
کتابوں میں اسکو واضح طور پر لکھا گیا ہے اور اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا
اسی طرح عارفوں اور صوفیوں کے نزدیک بھی سانس لینے اور اس کے
روکنے کو اہمیت دی گئی ہے اور اس کے لئے اصول اور قاعدے بنائے ہیں
اور یہ اصول اسلئے ہیں کہ اسی نفخہ حیات کے ذریعہ اعلیٰ باطنی قوتوں کا
حصہ جو انسانی وجود میں پوشیدہ ہے بیدار ہوتا ہے اور آدمی کو غیبی
کے رازوں اور حقیقتوں سے آگاہ کرتا ہے اور آئندہ ہر قسم کے
فنون میں اس ذریعہ سے بیشمار فائدے حاصل کئے جائیں گے ۔

در بحث ہوا باید اہمیت نور .... برائے حکمت و نقمت می گردد
منظومہ شمسی ، نظام شمسی ۔ فوائد عائدہ ، حاصل شدہ فائدے ۔ تشویق
دادن ، شوق دلانا ۔ تکمیدن اشعہ ، شعاعوں کو جذب کرنا ۔ حکمت و نقمت
ہیبت اور عذاب ۔

ترجمہ ۔ ہوا کی بحث میں روشنی کی اہمیت خصوصاً آفتاب کی حرارت اور
روشنی کا بھی ذکر کرنا چاہیئے تھوڑا بہت ہر شخص جانتا ہے کہ کرۂ زمین میں
تمام موجودات اور نظام شمسی کے ستاروں کی زندگی آفتاب سے ہے اور اس
کے نور و حرارت کے زندگی بخش اثرات ذکر اور دلیل کے محتاج نہیں ہیں ۔
اور مغربی ممالک میں بھی زیادہ سے زیادہ آفتاب کی روشنی اور حرارت کے حاصل
شدہ فائدوں کی اہمیت کا کھوج لگا کر بعض امراض کے علاج میں استعمال
کرتے ہیں اور یہاں تک کہ مصنوعی آفتاب بنا کر اس کی شعاعوں سے [illegible]

امراض کا علاج کرتے ہیں اور نیز اسی وجہ سے لوگوں کو بھی آفتاب کے نور و حرارت سے فائدہ حاصل کرنے کا شوق دلاتے ہیں اور اس کے بیشمار فائدوں کو ثابت کرنے کے لئے کتابیں لکھی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ یورپ کے لوگ خصوصاً اس ممالک کے رہنے والے جو آفتاب کم دیکھتے ہیں ہم مشرقیوں سے زیادہ (جب کہ ہم خود نور سے پیدا شدہ اور آفتاب کے پروردہ ہیں) آفتاب کو پرستش کی حد تک دوست رکھتے ہیں اور آفتابی حمام بنا کر خود اس کی زندگی بخش شعاؤں کے نیچے لیٹ کر اس قدرتی منبع سے فیض و قوت حاصل کرتے ہیں یا تعطیل کے دنوں میں مور و ملخ کی طرح پہاڑوں اور ٹیلوں پر جنگلوں اور صحراؤں میں جا کر آفتاب کے سامنے لیٹ جاتے ہیں اور اس کی طاقتور حرارت اور شعاؤں کو جذب کر کے بدن کی ضائع شدہ قوتوں کی تجدید کرتے ہیں لیکن ہم مشرقی لوگ علم نہ رکھنے اور آفتاب سے فائدہ حاصل کرنے کے طریقوں کو نہ جاننے کی وجہ سے اس نیر اعظم کی حرارت سے کثیر فائدہ کے بجائے بہت زیادہ نقصان اٹھاتے ہیں اور یہ عظیم نعمت ہمارے لئے ایک مصیبت اور عذاب بن جاتی ہے۔

ورزش و پیش آہنگی

ورزش و بازی را بجز .... دریں عصر تنازع زندگانی نماند

اجرا شود ، جاری ہو ۔ معتاد ، عادی ۔ حس رقابت ، مقابلہ کا احساس

صفات ذمیمہ ، برُے اخلاق ۔ تنبلی ، سستی ۔ دار الفنون ، یونیورسٹی

توانا ، جڑواں ، باہم ۔

ترجمہ ۔ ورزش اور کھیل سے آج ہمارے ملک میں کوئی انکار نہیں کرسکتا اور اگر فنی قواعد کے مطابق کھیلا جائے تو نہ صرف صحت بدن کی ، حفاظت کر کے اعضاء کے تناسب اور جسمانی خوبصورتی کو بڑھاتا ہے بلکہ باطنی کمال اور اخلاق میں بھی بے اثر نہیں رہتا اس لئے کہ ورزش اور کھیل آدمی کو طاقتور اور تندرست بناتے ہیں نیز انتظام اور حرکت و عمل کی تیزی کا عادی بناتے ہیں اسیطرح مقابلہ کے احساس کو متحرک کرتے ہیں اور اعصاب کو مضبوط بناتے ہیں لہذا یہ چیزیں بھی اس کے اخلاق کی مربی بن کر بری عادتوں اور بری خصلتوں مثلاً سستی ، بے انتظاری کاہلی اور خستگی کو دور کرتی ہیں ۔

آج جب کہ ایران کے مدارس میں ورزش کو قانوناً لازم کر دیا گیا تو اس سے بہت سے روحانی اور جسمانی فائدے حاصل کئے جائیں گے چنانچہ ایران کے اکثر مدارس میں ورزش کے کھیلوں نے کافی ترقی کرلی ہے کہ دیکھا دیکھی یہ اقدام

ملک کے دوسرے جوانوں میں بھی اثر انداز ہوگیا ہے یوروپین اقوام کی برتری کے اسباب میں سے ایک سبب ورزش اور کھیل کود کا عادی ہونا چاہیے چنانچہ انگلستان کی یونیورسٹیوں میں غالباً ظہر کے بعد درس نہیں ہوتا ہے مگر طلبہ ظہر کے بعد کے اوقات کو کھیل کود میں گذارتے ہیں۔

پکنک جو نئی نئی ایران میں شروع ہوئی ہے ہمارے جوانوں کے لئے ایک زندگی بخش وسیلہ ہے اور نہ صرف مدارس کے طلبہ کو شرکت کرنا چاہیئے بلکہ ایسی صورت پیدا کرنا چاہیئے کہ بڑے لوگ خصوصاً سلطنت کے اراکین بھی اس سے فائدہ حاصل کریں۔

پکنگ ایک جامع تربیت ہے جو مدارس کے طلبہ کو ہر حیثیت سے کامل اور کامیاب زندگی بسر کرنے والا مرد بناتی اور ان کو زندگی کی کشمکش اور بقا کی جد و جہد کے لئے آمادہ کرتی ہے اور پکنک میں اخلاق، فکر اور بدن باہم مضبوط ہوتے ہیں۔

ایسی قوم جس کے اعضاء کمزور، دل کمزور اور روح کمزور ہے اس بیسوی صدی میں اس زندگی کی کشمکش کے زمانہ میں زندہ نہیں رہ سکتی۔

عملیات صحرائی پیش آہنگاں .... رجال عمل کارداں می شوند

تہیہ ہیزم، لکڑی اکٹھا کرنا ۔ کارداں، تجربہ کار ۔ کشیک کشیدن پہرہ دینا ۔ نوائی، محتاج ۔ متوسل، وسیلہ ڈھونڈھنے والا۔ پرستاری، پرستگ ۔ اتومبیل رانی، موٹر چلانا ۔ نوشتن ماماشین، ٹائپ کرنا ۔ گیج شدن، پریشان ہونا۔

ترجمہ ۔ پکنک کرنے والوں کی تفریحات جنگلوں اور پہاڑوں میں
گھومنا ایک شہر سے دوسرے شہر میں سفر کرنا کھانا پکانا لباس سینا ۔
جنگل کے درختوں سے لکڑی اکٹھا کرنا آدھی رات کو اٹھنا اور گھومنا
ایسے کام ہیں جو حقیقت میں ایک تیرہ سال جوان کو مرد زندگی، بہادر،
عامل، تجربہ کار اور اپنے اوپر اعتماد کرنے والا بناتے ہیں جنگلی جانوروں
سے مقابلہ کرنا۔ سختیوں کے مقابلے میں ڈٹے رہنا۔ دھوپ میں سفر کرنا
جنگلوں میں کیمپ لگانا۔ پتھروں پر سونا راتوں کو بارش میں پہرہ دینا
اور آخر کار اپنی تمام ضرورتوں کو اپنے ہاتھ سے پورا کرنا یعنی پکنک کرنے
والوں کے کام ایک جوان طالب علم کو محتاج، ناتواں، لاچار، سست
اور بے عمل نہیں بناتے بلکہ بیسویں صدی کا آدمی بناتے ہیں تاکہ اس
زمانہ میں جب کہ اس کی زندگی کے وسائل اگلے زمانے سے بہت زیادہ
فرق رکھتے ہیں زندگی بسر کر سکے اور ہر زمانہ میں اس زمانہ کے ہتھیار
کے ساتھ مسلح ہو سکے اکثر طلبہ مدارس سے پژمردہ اور مایوس روح
کے ساتھ نکلتے ہیں اور ہمیشہ زمانہ اور آسمان کا شکوہ کرتے ہیں ان کا
کوئی قصور نہیں ہے بلکہ قدیم اصول تربیت کا قصور ہے کہ کسی طالب علم
کو ایک بھی اخلاقی ملکہ سے نہیں نوازتے یونیورسٹی ایسے جوان چاہتی ہے
جو زندگی کا ہر کام کرنے کے لئے آمادہ ہو ۔
پکنک کرنے والے عمر کے وقت مختلف صنعتوں کے سیکھنے میں مشغول
ہوتے ہیں پکنک کرنے والوں میں سے کچھ طب پڑھتے اور نرسنگ

سیکھتے ہیں۔ کچھ بڑھئی کا کام، کچھ لوہاری کا کام، بعض موٹر چلانے کا کام
اور کچھ ٹائپ کرنے کا کام سیکھتے ہیں تاکہ جس وقت اجتماعی زندگی کے مرحلہ
میں قدم رکھیں پریشان نہ ہوں اور یہ عملی اور تجربہ کار انسان ہو جائیں۔

فوائد پیش آہنگی .... دیا و از روزگار گاہے ہیں ایران ملی میں
عضو، رکن، ممبر۔ ہیئت ہائے پیش آہنگی، پکنک کلب ۔ ابراز لیاقت
لیاقت پیدا کرنا ۔ منشا و مولد، جائے پیدائش ۔

ترجمہ ۔ پکنک کے فائدے بیشمار ہیں اور یہاں تک کہا جا سکتا ہے
کہ ایرانی قوم کے لئے اس کا رواج دینا اور اختیار کرنا واجب ہے اور ورزش
سے زیادہ مفید ہے یورپ اور امریکہ کے ملکوں میں پکنک نے اسقدر
وسعت پائی ہے کہ تقریباً ملک کے تمام جوان پکنک کلبوں کے ممبر ہیں
اور امریکہ میں ملازم پیشہ لڑکیاں اور طالبات بھی پکنک کلب اور
انجمن بنائے ہوئے ہیں اور کبھی کبھی دیکھا جاتا ہے کہ دریاؤں کے کنارے
اور جنگلوں میں ان کے خیمے لگے ہوئے ہیں۔

قدیم ایران میں ورزش کے مسئلہ اور سپاہ گری کی مشق اور قسم قسم
کے کھیلوں کو کافی اہمیت دی جاتی تھی اور سلطنت کے امیروں
اور وزیروں کے لڑکے جب تک ان فنوں میں لیاقت نہیں پیدا کرلیتے
تھے ان کو شاہی دربار میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتے تھے
اور سلطنت کے کاموں کے لئے نہیں قبول کرتے تھے گھوڑا دوڑانا، تلوار
چلانا، جنگی مشق کرنا، جنگلی جانوروں سے لڑنا اور انکا شکار کرنا۔

تیر چلانا اور اسی قسم کے دوسرے کام اسی پرانی تہذیب کے آثار ہیں چوگان بازی جو کہ اب یورپ میں اور خصوصاً انگلستان میں رائج ہے اور اس کو "پولو" کہتے ہیں ایران سے لیا گیا ہے اور قدیم زمانہ میں بہت مشہور رہا ہے ایران سے ہندوستان میں گیا اور وہاں سے انگریز فوجی عہدیداران یورپ میں لائے ہیں یہ کھیل جو کہ اب اپنی جائے پیدائش یعنی ایران میں متروک ہوگیا ہے ابھی ہندوستان کے بڑے حکمرانوں کے دربار میں رائج ہے اور ایران کے باعظمت زمانہ کی یاد دلاتا ہے۔

برائے قلع ریشۂ تنبلی .... در خانوادۂ خود بہ موقع اجرا بگذارند

قلع، اکھاڑنا، کاٹنا۔ ریشہ، جڑ۔ جسارت، دلیری۔ یاد دادن، سکھانا۔

ترجمہ۔ سستی اور کاہلی کی جڑوں کو جو مہلک جراثیم کی طرح ایرانی قوم کے اجتماعی پیکر کو زخمی اور گھائل کرتا ہے کاٹنے کے لئے اور بہادری دلیری، غیرت، مقابلہ اور سنجیدگی کو بیدار کرنے کے لئے جو زندگی کے لئے لازم اور مناسب ہیں ورزش اور پکنک بہت فائدہ مند اور آسان اور جلد اثر کرنے والے وسیلے ہیں اور ہر قسم کی جاں نثاری کے ساتھ انکی تعلیم میں کوشش کرنا چاہیئے بلکہ پکنک کو لازمی کردینا چاہیئے۔

اس فصل کو ختم کرنے سے پہلے اگر چند طبی ہدایتیں جو جدید ڈاکٹروں کی تحقیق کا خلاصہ ہے گوش گذار کروں تو بے محل اور بے سود نہیں،

ہوگا۔ تاکہ ہر شخص اس پر عمل کرکے اور صحت کی نعمت اور درازی عمر سے بہرہ مند ہوسکے۔ اور خصوصًا مدارس کے نظماء اور مدرسین پہلے خود اس پر عمل کریں دوسرے جہانتک ممکن ہوسکے طلبہ کو بتائیں تاکہ یہ لوگ بھی اپنے گھروں میں حسب موقع جاری کریں۔

دستور روزانہ صحت

اشتہاں، پیالی۔ انلاً، کم سے کم۔ نشارد، چست۔ چاویدن چبانا۔ یبوست، قبض۔

۱۔ صبح سویرے بستر خواب سے اٹھتے ہی ایک پیالی پاک وصاف اور ہوا لگا ہوا پانی پیو۔

۲۔ کم از کم پندرہ منٹ ورزش کرو یعنی ہاتھوں پیروں اور بدن کو مختلف طریقوں سے جیسا کہ کتابوں میں نمونہ دیا ہوا ہے حرکت دو اور ہر ایک حرکت ایک گہری سانس لینے کے ساتھ ہونا چاہیئے تاکہ بدن کا خون اچھی طرح صاف ہوا کے ساتھ تازہ ہو جائے

۳۔ جہاں تک ممکن ہو نرم اور باریک لباس پہنو اور ٹھنڈا لگنے سے نہ ڈرو اگر اس پر عمل کروگے تو تمہارا بدن اس قدر طاقتور ہو جائے گا کہ سردی اور گرمی سے متاثر نہیں ہوگا اور خصوصًا لباس تنگ اور چست نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ وہ موقع نہیں دیتا ہے کہ خون بدن میں آزادی کے ساتھ حرکت کرے اور ہر جگہ پہونچے۔

۴ - ناشتہ میں چائے، قہوہ اور دودھ کی جگہ تازہ پھل یا کم سے کم پھلوں کا رس یا دہی کھاؤ اور میووں میں انجیر، سیب، انگور، نارنگی، بادام کھجور اور ناشپاتی بہت مفید ہے۔

۵ - وہ میوے جن کے چھلکے پتلے ہوتے ہیں چھلکے کے ساتھ کھانا چاہیئے لیکن کھانے سے پہلے صاف پانی سے دھو لینا چاہیئے۔ کیوں کہ یہ چھلکے وٹامن سے بھرپور ہوتے ہیں جو آفتاب سے حاصل ہوتی ہے اور بہت مفید ہے۔

۶ - دوپہر اور شام کا کھانا سبزیاں، مٹھا اور تازہ پھلیاں ہونا چاہئے۔ سبزیاں جسقدر کچی کھاؤ بہتر ہے۔ تیز چیزیں مثلاً سرکہ، رائی اور مرچ کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے

۷ - کھانے کے دوران پانی پینا اچھا نہیں ہے لیکن اس سے پہلے یا اس کے بعد بہت اچھا ہے۔

۸ - روزہ رکھنا خصوصاً بدہضمی کے موقع پر بہت مفید ہے لیکن اس وقت جہاں تک ہوسکے گرم پانی یا پھل کا رس بہت زیادہ پینا چاہیئے تاکہ معدہ اور آنتوں کو پاک کردے اور خون کو صاف کردے۔

۹ - غذا کو منہ میں خوب اچھی طرح چبانا چاہیئے تاکہ بخوبی حل ہوجائے۔ یہ ہضم کے کام کو آسان کردیتا ہے۔

۱۰ - کھانا کھانے کے دوران اور اس کے بعد ہمیشہ شاد و خرم اور خنداں رہنا چاہیئے۔ غم انگیز اور رنجش آمیز باتوں سے بالکل دور رہنا چاہیئے غیظ و غضب اور جوش کی حالت میں کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔ اس لئے کہ صحت کے بجائے نقصان پہونچاتا ہے۔ ہنسنا اعصاب کی قوت، ہضم کی سہولت اور قبض دور کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔

تاریخ ادبیات ایران

شعرائے متصوف

تصوف طریقہ خفیہ است .... با اسلوب خاص ایرانی بوجود آمدہ
دیرباز ، مدت مدید ۔ نفوذ ، اثر ۔ شعور ، نثر کی کتابیں ۔ منشاء ،
نشوونما کی جگہ ۔ مجرد ، تنہا نشینی ۔ حکمت اشراق ، فلسفہ اشراقین
قرن سوم میلادی ، تیسری صدی عیسوی ۔ سریان ، سرایت کرنا ۔

ترجمہ ۔ تصوف ایک خاص طریقہ ہے جو مدتوں سے ایران میں
ظاہر ہوکر رفتہ رفتہ ترقی کر کے فکروں میں اثر انداز ہوکر ہماری شعری اور
نثری ادبیات میں خاص طور سے جلوہ گر ہوا ہے

ایرانی تصوف کی نشوونما کے بارے میں مختلف خیالات موجود ہیں۔ بعض اس کی
اصل ہندو مذہبی تعلیمات سے اور بعض مغربی اشراقین (یونان) کے
فلسفے اور کچھ خود ایران سے جانتے ہیں ہندو مذہب حقیقی سعادت
کو اس دنیا سے لاتعلق اور عالم ارواح سے تعلق اور روح کلی ۔
(ذات باری تعالیٰ) سے ملجانے میں جانتے ہیں ۔ اور اس مقصد تک
پہنچنے کے لئے ریاضت ، سلوک ، اعتکاف ، غور ، خاموشی ، جسم کی

ناتوانی ، روح کی ربیت اور تنہائی و گوشہ نشینی کی تعلیم دیتے ہیں
حکمت اشراق اس فلسفی مذہب کو کہتے ہیں جو تیسری صدی عیسوی
میں اسکندریہ میں قدیم یونانی فلسفہ کے بعد حکیم افلاطون کی تعلیمات
کے زیر اثر ظاہر ہوا فلسفہ کی تعلیم کی بنیاد اس پہ ہے کہ اصل وجود اور
ہستی کا مرکز خدائے تعالیٰ ہے کہ دنیا اور انسان اس کی تجلی اور کائنات
اس کی ذات کا آئینہ ہے اور اسکے علاوہ تمام چیزیں ظاہری اور اعتباری
ہیں اور تنہا ہستی حقیقت میں خاص خدا کی ذات ہے اور نور کی طرح تمام
موجودات میں سرایت کئے ہوئے ہے اور ان کو ہستی عطا کئے ہوئے ہے ۔
کہ ہر ایک اپنے درجہ کے مطابق اس کے وجود کے نور سے بہرہ ور ہے ۔
جو شخص خدا کا وصال اور اس کی معرفت چاہتا ہے دنیا کے مشاہدہ اور
نفس کے مطالعہ اور ذکر اور ریاضت وکشف کے ذریعہ سے اس مقام
تک پہونچ سکتا ہے ۔

بالفرض مذکورہ بالا مذاہب نے بھی ایرانی افکار میں اثر کیا ہوگا لیکن
حقیقت یہ ہے کہ ایرانی روح قدیم زمانہ سے عرفان و تصوف میں مخصوص
استعداد رکھتی ہے ۔ خصوصاً مذہب مانی نے معرفت کے لطیف عقائد کی
تعلیم دی ہے اور وحدت الوجود ترک دنیا اور نفس کشی کے اصول کو اسی
زمانہ میں ظاہر کر دیا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایرانیوں نے سب سے پہلے
اس طریقہ کی کھوج لگا کر اور ان چیزوں کو بھی جو دوسرے لوگ رکھتے
تھے عمدہ انتخاب کر کے اور اس کو اسلامی دور میں ایک طریقے سے

اپنے ذوق کے ساتھ ملا کر اپنے شعری اور نثری نگارشات میں بیان کیا ہے کہ ایک تصوف خاص ایرانی اسلوب میں پیدا ہو گیا ہے۔

در تصوف ایران دو جنبہ............ وسنائی و شیخ عطار بودہ اند۔

جنبہ، پہلو۔ درک وحدت، وحدت الوجود کا ادراک۔ عالم سفلی، دنیا۔ سلک، لڑی۔

ترجمہ۔ ایرانی تصوف میں دو پہلو پائے جاتے ہیں ایک منفی ہے اور وہ عبارت ہے دنیا سے منہ موڑنے ریاضت کرنے ترک تعلق کرنے شہوانی خواہشات کو مارنے قناعت اختیار کرنے فقر کو ترجیح دینے اور پشمینہ پوشی سے (چنانچہ لفظ صوفی اسی پشمینہ پوشی کی طرف اشارہ ہے)۔ یہ مسلک ہندوانہ تصوف سے مشابہت رکھتا ہے۔

ایرانی تصوف کا دوسرا پہلو مثبت ہے اور وہ عبارت ہے خدا کی نزدیکی کی، تلاش و جستجو کرنے اخلاص کے مراحل طے کرنے، عبادت، عاجزی، قربانی، خدمت خلق، غور و فکر، مشاہدہ، نفس کی تربیت، محبت، معرفت حاصل کرنے اور عشق الہیٰ کے مقام تک پہونچنے اور اسکی ہستی میں فنا ہونے خدا کے حکموں کو قائم کرنے، بے احسان کوشش کرنے اور بے لوث خدمت کرنے سے مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایرانی تصوف کی بنیاد خدمت و محبت اور وحدت الوجود کا ادراک حاصل کرنا ہے اور صوفی کامل وہ ہے جو تقلید و وسیلہ کے مراحل دوسروں کی تعلیم سے طے کر کے کشف و ذکر اور مطالعۂ نفس کے ذریعہ حقیقت کا پتہ لگائے اور اپنے دل کو

عشق و محبت کا مرکز اور وحدانیت کی جلوہ گاہ قرار دے اور اپنی فکر کو پستی کے
مرحلہ اور عالم سفلی کی کثرت سے ذات الٰہی کے مقام تک پہونچا دے
اور اپنے دل کے آئینہ کو صاف رکھے تاکہ خدا کو اپنی ذات میں دیکھ کر معرفت
الٰہی تک پہونچے اور اپنی رفتار و گفتار اور خیال میں حق و حقیقت کا مظہر ہو جائے
ایران کے صوفی شعراء اور نثر نگاروں نے صوفیوں کے عقائد کو بہترین اور
شیریں ترین انداز سے نظم و نثر کے لباس میں ظاہر کیا ہے اور باریک
و بلند احساسات کو عبارت کی لڑی میں پرویا ہے ان میں مشہور ترین،
سلجوقی دور میں باباطاہر ہمدانی، ابوسعید ابوالخیر، خواجہ عبداللہ انصاری
سنائی اور شیخ عطار ہیں ۔

باباطاہر ہمدانی

فروتنی ۔عاجزی ۔ بدست آمدن ، حاصل ہونا ۔ جملہ ہائے کوتاہ ، چھوٹے جملے
شبیہ ۔ مانند ۔

ترجمہ ۔ باباطاہر عریاں ہمدان کے رہنے والے تھے انکی عاجزی اور مسلک
درویشی جو عارفوں کا شیوہ ہے سبب بنا کہ انہوں نے گوشہ نشینی اور گمنامی کی
زندگی بسر کی اور اپنی زندگی کی کچھ تفصیل نہیں چھوڑی صرف تصوف کی بعض کتابوں
میں انکے باطنی مقام ، ریاضت کے طریقے مسلک درویشی ، تقوی شعاری اور دنیا
سے بے نیازی کا ذکر ملتا ہے جو کچھ انکے حالات زندگی معلوم ہوئے ہیں وہ ایک ملاقات
ہے جو انکے اور شاہ سلجوقی طغرل اول کے درمیان غالباً ۴۴۷ھ میں ہوئی ہے اس
خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ کی شہرت کا زمانہ پانچویں صدی ہجری کا وسط رہا ہے

اور ظاہراً انکی پیدائش چوتھی صدی ہجری کے آخر میں ہوئی ہے۔
باباطاہر صاحب دل اور درد مند شاعروں میں سے تھے اور جو اشعار کہے ہیں وہ انکے اندر دلی سوز کے شاہد ہیں اور عربی و فارسی زبان میں رسالے لکھے ہیں ان رسالوں میں عربی زبان میں ایک چھوٹے چھوٹے کلمات کا مجموعہ ہے جس میں تصوف کے عقائد یعنی علم معرفت، ذکر و عبادت اور وجد و محبت کو چھوٹے چھوٹے موثر جملوں میں بیان کرتے ہیں باباطاہر کی خاص شہرت ایران میں انکی عارفانہ موثر اور شیریں رباعیات کے ذریعہ سے ہوئی ہے ان رباعیات کی لفظی خصوصیت یہ ہے کہ رباعی کے رائج وزن کے نزدیک ہے نیز زبان "لری" سے ملتی جلتی زبان میں کہی گئی ہیں اور اس لحاظ سے انکو پرانی کتابوں میں "پہلویات" کا نام دیا گیا ہے اور ان تمام سادہ اور موثر رباعیوں میں شاعر نے اپنی پریشانی، تنہائی، بے سروسامانی اور ہیچ ہونیکا اظہار کر کے فراق کی شکایت کر کے اپنے باطنی شوق کے احساس کو نمایاں کیا ہے۔
باباطاہر نے ہمدان میں دار فانی کو الوداع کہا اور وسط شہر میں مدفون ہوئے

ابوسعیدؒ ابی الخیر

معاصر، ہم زمانہ۔ ناحیہ، اطراف، مقدمات، ابتدائی۔ فیوضات معنوی باطنی تعلیم۔ نغز، عمدہ۔ تلمذ نمودن، شاگردی کرنا۔

ترجمہ۔ شیخ ابوسعید فضل اللہ بن ابوالخیر باباطاہر کے ہمعصر تھے ۳۵۷ھ میں قصبہ مہنہ میں جو خراسان کے اطراف میں ہے پیدا ہوئے اپنے وطن میں ابتدائی تعلیم

حاصل کرنیکے بعد علم فقہ حاصل کرنیکیلئے مرو گئے اور ابو عبداللہ الحصری کے پاس جاکر جو مشہور فقہا میں سے تھے اور علم معرفت سے مکمل واقفیت رکھتے تھے شاگردی اختیار کی اسکے بعد اپنے زمانہ کے بزرگ مشائخ مثلاً شیخ ابوالفضل حسن سرخسی و شیخ ابوالعباس احمد قصاب و شیخ ابوالحسن علی خرقانی سے معرفت کا فیض حاصل کیا اور بزرگ صوفی ابو عبدالرحمن سلمی متوفی ۴۱۲ھ کے ہاتھ سے طریقت کا لباس پہنا کہا جا سکتا ہے کہ ابوسعید اولین صوفی شعراء کے طبقہ میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں اسلئے کہ جو عمدہ اور لطیف عارفانہ رباعیاں و قطعات اور متفرقات ان سے منسوب ہیں ان میں مسلک تصوف کے رموز کو خوب بیان کیا ہے اور انکو شعر کا جامہ پہنایا ہے ان میں سے درج ذیل رباعی انہیں سے منسوب ہے جسمیں شیخ نے عقیدۂ فنا فی اللہ کو بیان کیا ہے گویا جہان حقیقت کی خود سپرد کی ہے اور محبوب حقیقی کے وصال کی خواہش میں اس جہان فانی کو جو کے برابر قرار دیا ہے۔

ترجمہ رُباعی

اے محبوب تیری گلی میں عشاق اپنی جان ایک جو کے عوض دیتے ہیں۔
ایک جان کی کیا حقیقت ہے بلکہ جانوں کا کارواں ایک جو کے عوض دیتے ہیں۔
تیرے وصل کا ایک جو (قربت کا ایک لمحہ) ایک دنیا سے زیادہ قیمتی ہے۔
اور جس جنس کے ہم ہیں (حقیر و کمتر) اس کی ایک دنیا ایک جو کے برابر ہے۔
شیخ ابوسعید کی وفات ۴۴۰ھ میں مقام مہنہ میں ہوئی۔
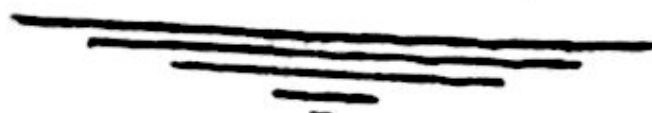
حکیم سنائی

[illegible] ، شادی ، محبوب داشتن ، علاوہ گذشتہ ، خاندان ، سلاد ، صدی ، زن
اختری ، مشتمل ۔

ترجمہ ۔ ابوالمجد مجدود بن آدم سنائی پانچویں صدی کے آخر میں پیدا ہوئے اور آغاز جوانی ہی سے دربار غزنوی سے متعلق ہوگئے اور اس خاندان کے بعض بادشاہوں مثلاً بہرام شاہ کی اپنے اشعار میں تعریف کی ہے سنائی سلاطین [illegible] کے علاوہ اپنے زمانہ کے شعرا اور فضلا مثلاً مسعود سعد کے ساتھ ربط رکھتے تھے یہانتک کہ مسعود سعد کے اشعار کو سب سے پہلے اکٹھا کیا سنائی نے سفر حج [illegible] خراسان کے اکثر شہروں کی سیاحت کی اور درویشوں کے حلقہ میں شامل ہوگئے اور مشاہیر صوفیہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے فیض حاصل کیا اور اسی صحبت کی تاثیر کے نتیجہ میں آخر کار سلاطین کے دربار اور انکی مدح سرائی سے صرف نظر کی اور گوشہ نشینی اختیار کرلی اور معرفت کے نغز اچھے اور عمدہ اشعار کہے سنائی کا دیوان کہ اسکے اشعار کی تعداد لوگوں نے تیس ہزار لکھی ہے اور آج اسکے بعض نسخوں میں بارہ ہزار یا کچھ زیادہ اشعار ملتے ہیں جو پختہ اور سلیس اشعار سنجیدہ اور ٹھوس ، رباعیات ، غزلیات اور قصائد پر مشتمل ہے اسی طرح اسکی فصاحت و بلاغت اور استادی مثنویوں میں خاص کر حدیقہ میں ظاہر ہے اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ سنائی نے اپنے اشعار میں زیادہ توجہ معنی پر دی ہے نہ کہ لفظ پر کلی طور پر سنائی کو ایرانی تصوف کا پہلا مشہور شاعر شمار کیا جا سکتا ہے اسلئے کہ

اس سے پہلے کسی نے تصوف میں صفائی کلام سلاست اور پختگی کیساتھ شاعری نہیں کی ہے۔ سنائی نے چند مثنوی جیسے حدیقۃ الحقیقۃ و طریق التحقیق و سیر العباد الی المعاد یا کنوز الرموز لکھی ہے اور تذکرہ نویسوں کے قول کے مطابق دوسری مثنویاں مثلاً کارنامہ و عشق نامہ و عقل نامہ و غریب نامہ یا عفو نامہ بھی لکھی ہیں ان میں سب سے زیادہ مشہور حدیقہ ہے جسکو ۵۲۵ھ میں مکمل کیا اور دس باب پر مشتمل ہے اور ہر باب کے مضامین اکثر حکایتوں اور مثالوں کے طور پر لکھے گئے ہیں حدیقہ عقائد تصوف کی جامع ہونے کی حیثیت سے اور بلاغت و سلاست کیوجہ سے تصوف کی کتابوں میں ممتاز ہے اس تصنیف میں سنائیؒ نے بادشاہ وقت یعنی بہرام شاہ غزنوی (جس کی حکومت ۵۱۲ھ سے ۵۴۷ھ تک تھی) کی تعریف کی ہے۔ کلی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ تمام مثنویوں کے مشمولات معرفت و تصوف کے معنی و مطلب پر مبنی ہیں اور وہ عبارت ہیں خدا کی توحید، پیغمبر و اولیاء کی نعت و منقبت دنیا چھوڑنے کا شوق دلانے، ظاہر سے منہ موڑنے، باطن کی طرف رجوع کرنے، تکبر و غرور چھوڑنے اور معرفت کے مقامات حاصل کرنے سے سنائی کے کلام نے تصوف کے مشہور شعراء کے مذاق سخن پر جوان کے بعد آئے خاص اثر کیا ہے۔

بزرگ صوفی مولانا جلال الدین رومیؒ نے ان کی تعریف کی ہے اور کہا ہے۔

شعر:۔ عطار روح تھے اور سنائیؒ اسکی دونوں آنکھیں۔ اور ہم سنائیؒ اور عطار کے پیرو ہیں۔ اسی استاد نے اپنی مثنوی معنوی میں سنائیؒ کو اسطرح یاد کیا ہے۔

شعر:۔ مجھ ناتمام نے جوش کو چھوڑ دیا ہے۔ حکیم غزنوی سے مکمل بات سن۔

یعنی مجھ ناتمام کے یہاں مکمل رموز معرفت نہیں ہیں اگر آپ کاملاً ان کو حاصل کرنا

چاہیں تو حکیم سنائی سے حاصل کیجئے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا سنائی نے اپنے باطنی سفر کی تاثیر سے دنیاوی زندگی اور درباری تعلقات سے ہاتھ کھینچ لیا یہاں تک کہ بہرام شاہ کے حکم کو جو زیادہ (بہرام) چاہتا تھا کہ ان کو اپنے مقربین میں شامل کرے قبول نہیں کیا اور گوشہ نشینی کو ترجیح دیا۔

سنائی نے غزنی میں زندگی کو خیر باد کہا (وفات پائی) ان کے سال وفات میں اختلاف ہے تقی کاشی کے قول کے مطابق جو اس نے اپنے تذکرہ میں لکھا ہے کہ سنائی نے سنہ ۵۴۵ھ میں وفات پائی اور یہ تاریخ زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔

شیخ عطار

صلوات، لڑکپن۔ نفحات روحانی، روحانی فیض۔ رافضی، شیعہ۔ شورانیدن ابھارنا، بہکانا۔ ہجوم مغول، مغلوں کا حملہ۔

ترجمہ۔ محمد فرید الدین عطار عظیم سلجوقی بادشاہوں کے آخری دور میں نیشاپور میں پیدا ہوئے ان کے اشعار میں سلطان سنجر کا نام بار بار آیا ہے اگرچہ ان کی شہرت کا زمانہ اس کے بعد، بلکہ شیخ لڑکپن کے زمانہ میں مشہد ہو گئے اور اسکے بعد مسافرت اختیار کی اور شمالی ایران کے بعض شہروں کے علاوہ ماوراالنہر ہندوستان، عراق، عرب، دمشق اور مصر کو دیکھا اور فریضۂ حج بھی ادا کیا اس تمام مدت میں مشاہیر صوفیہ اور مشائخ کی صحبت اختیار کر کے ان کے درس میں شریک ہوئے اور ان سے روحانی فیض حاصل کر کے باطنی مقامات طے کئے۔

عطار کے زمانہ میں بزرگ صوفی شیخ نجم الدین کبریٰ تھے کہ عطار جنکا نام اس طرح لیتے ہیں

ترجمہ اشعار :- اس طرح کہا ہم سے نجم الدین نے ÷ جو دنیا میں اولیاء میں سے تھے

وہ زمانہ کے ولی اور روحانی دنیا کے بادشاہ ÷ عارفوں کے نور اور لسان کے چشمے تھے

انکا نام شیخ نجم الدین کبریٰ تھا ÷ انکا پیغام روحانی دنیا سے تھا

عطار نے فن طبابت بھی سیکھا تھا ایک دواخانہ رکھتے تھے اور بیماروں کا علاج کرتے تھے شیخ عطار کی سوانح حیات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آخری عمر میں مثنوی مظہر العجائب لکھنے کے جرم میں جسمیں حضرت علی اور ائمہ کی تعریف مبالغہ کے ساتھ کی تھی ایک فقیہہ نے انکو شیعہ جانا اور کفر کا فتویٰ دیا اور متعصب لوگوں کو انکے خلاف اسطرح ابھارا کہ انکی جان خطرے میں پڑ گئی اور اس پریشانی سے بڑی مشکل سے چھٹکارا پایا شیخ ان واقعات اور سیاحی کے بعد آخر اپنے وطن نیشاپور لوٹے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی مثنوی لسان الغیب میں جو مکہ کے سفر میں لکھی گئی اپنی اس گوشہ گیری کے احساس کو موثر اشعار میں بیان کیا ہے شیخ کی منثور و منظوم تصنیفات کا شمار بہت زیادہ ہے اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قرآن کی سورتوں کی تعداد کے برابر ہے ان کی منظوم تصنیفات میں سے بعض جو باقی ہیں مثلاً منطق الطیر۔ الہی نامہ۔ اسرار نامہ۔ مصیبت نامہ۔ خسرو نامہ۔ و مظہر العجائب اور لسان الغیب یہ تمام مثنویاں عقائد تصوف کی شرح اور ان کے باطنی تجربات و خیالات کے بیان میں ہیں شیخ کی مشہور ترین مثنوی منطق الطیر ہے جسکا مطلع یہ ہے۔

شعر :- تمام تعریف پاک جان پیدا کرنے والے کے لئے ہے ÷ جس نے

خاک (انسان) کو جان اور ایمان سے نوازا۔

شیخ کی سب سے بڑی نثری تصنیف "تذکرۃ الاولیاء" ہے جو مشائخ صوفیہ کے کرامات اور حالات کی شرح میں ہے جیسا کہ سلجوقی دور کی فارسی نثر کی کتابوں میں اس کا تذکرہ آیا ہے۔

شیخ عطار کو ایران کے بزرگ صوفی شعراء میں شمار کیا جا سکتا ہے اور ان کی منثور و منظوم تصنیفات سے بخوبی ظاہر ہے کہ انہوں نے نہ صرف صوفیہ گروہ کے مشائخ کے حالات بیان کئے ہیں اور اسرار تصوف کی کھوج لگائی ہے بلکہ خود بھی اس راہ پر ایک عمر چلے ہیں جیسا کہ اپنے اشعار خصوصاً منطق الطیر میں اولیائے تصوف کی باطنی قوت کو بہت اچھی طرح بیان کیا ہے اور اسی وجہ سے ان کے خیال نے متاخرین میں اثر کیا ہے اور صوفیوں نے ان کی باتوں کو سرمشق بنایا ہے۔

شیخ عطار نے ساتویں صدی ہجری کے نصف اوّل کے وسط میں سو سال سے کچھ کم عمر میں وفات پائی اور شادیاخ میں جو نیشاپور کے جنوب میں ہے مدفون ہوئے بعض روایتوں کے مطابق مغلوں کے حملہ کے فتنہ میں جو اس زمانہ میں برپا تھا قتل کر دیئے گئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منظوماتِ سیاسی

دلداری و تسلّی بہ ملّت مظلوم ایران

۱۔ حجت حق ، حق کی دلیل = عدم ، نیستی (پوشیدگی) = مژدہ خوش خبری
دنیا ظلم و ستم سے ہمیشہ تاریک نہیں رہے گی ۔ برف پر قدم کا نشان ہمیشہ نہیں رہے گا
حق کی دلیل کا وجود پوشیدگی میں نہیں رہے گا ۔ خوش خبری پہنچ گئی کہ غم کا زمانہ نہیں رہے گا
جب ویسا نہیں رہا (خوشی کا زمانہ نہیں رہا) تو ایسا بھی نہیں رہے گا
(غم کا زمانہ نہیں رہے گا)

۲۔ چشمہ خورشید ، سورج = دلآرام ، محبوب ، نالقا چاند جیسی شکل والا = پیچ و خم ، پریشانی
آج کی رات میرا سر سورج کیطرح روشن ہے ۔ آج کی رات میرا دل محبوب کیوجہ سے شاداں ہے
آج کی رات پیارا محبوب میرے پہلو میں ہے ۔ آج کی رات معشوق کے گھر میں میرا مسکن ہے
اس کی گلی میں پھر یہ پیچ و خم ہمیشہ نہیں رہے گا ۔

۳۔ پائمال ، پامال ، برباد = داہمہ ، قوت وہم ، خوف = لال ، گنگ ، خاموش
= رقیب ، دشمن ۔
اگرچہ مذہب اسلام پامال ہوگیا ہے ۔ اگرچہ تمام مومنوں کا خون حلال ہوگیا ہے

اگرچہ وسوسہ ہر خیال کے اظہار سے روک رہا ہے۔ فصیح و بلیغ شعرا گنگ ہو گے ہیں۔
لیکن دشمن بھی ہمیشہ اس طرح عزت والا نہیں رہے گا۔

۴۔ رمہ، بکریوں کا ریوڑ = گرگ اجل، موت کا بھیڑیا = صوت حجازی، ایک راگ کا نام = زمزمہ، نغمہ، قیل و قال، بحث و تکرار = ہمہمہ، شور و غوغا = پردہ دار، محافظ = حریم، صحن۔

اب جبکہ موت کا بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کو چیر پھاڑ کر رہا ہے۔ تو حجازی لے میں نغمہ بلند مت کر شاید تو لوگوں کی بحث و تکرار اور شور کو نہیں سنتا ہے۔ جب محافظ ہی لوگوں کو تلوار سے قتل کر رہا
تو کوئی شخص حرم کے صحن میں بھی بے خوف مقیم نہیں رہے گا۔

۵۔ استخارہ، طلب خیر کرنا، فال نکالنا = چارہ، تدبیر = توانگر، اے مالدار = مخزن، خزانہ۔

بھلائی کے کام کے لیے استخارہ کر۔ ان گلیوں کی طرف جنمیں قرآن بکھرا ہوا ہے نظر کر بہتری کی امید نہیں ہے مگر تدبیر کی فکر کر۔ اے مالدار اپنے غریبوں کی طرف نظر کر
کیوں کہ خزانہ اور مال و دولت ہمیشہ نہیں رہے گا۔

۶۔ شیوہ، طریقہ = حمایت، مدد = بساط، سرمایہ = سرود، نغمہ، گانا = جم، جمشید۔

جواں مردوں کا شیوہ ہمیشہ دین کی مدد کرنا رہا ہے۔ عقل کی بساط قرآن اور علم سے رنگین رہی ہے ہمیشہ فرہاد کے دل میں شیریں کا عشق رہا ہے۔ جمشید کی محفل کا نغمہ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ رہا ہے
کہ شراب سے بھرا ہوا جام لاؤ کیونکہ جمشید ہمیشہ نہیں رہے گا۔

۷ ۔ زار، ناتواں = دد، درندہ = باک، ڈر = نگاہ دار، محافظ ۔

ہمیشہ مجھ ناتواں کا ورد "یا علی مدد" رہا ہے ۔ جب علی مددگار ہیں تو دیو اور درندے کیا ڈر ہے میری حفاظت کرنے والی وہ ذات واحد و یکتا ہے ۔ مجھے نیک و بد سے کیا شکر و شکایت ہے کیونکہ کوئی شخص ہمیشہ غم میں مبتلا نہیں رہے گا ۔

عاقبت ایران

۱ ۔ کام، مقصد = شادمانی، خوشی = معرفت، علم = درخشاں، روشن = نور باراں، نور برسانے والا ۔

اے نسیم! دنیا اہل ایران کے مقصد کے مطابق ہو جائے گی ۔ اے نسیم! ہر مسلمان خوشی ظاہر کرے گا ۔

اے نسیم! علم کا سورج روشن ہوگا ۔ اے نسیم! یہ شہر طہران نور برسانے والا ہو جائے گا ۔

۲ ۔ فضائے لامکاں، عالم بالا = بہن، کشادہ = بساط، بچھونا ۔

عالم بالا سے جنت کی ہوا چلے گی ۔ خدا کی مقدس بلبل پھولوں پر چہچہائے گی ۔ اسلام کا دشمن حسرت سے ہونٹ کاٹے گا ۔ اے نسیم! حسینوں کے عیش کا بچھونا کشادہ ہو جائے گا ۔

۳ ۔ معارف تعلیم = وسوسہ، خوف = کودکاں، لڑکے = تحصیل، حاصل کرنا

تعلیم کی وجہ سے سروں سے وسوسے دور ہو جائیں گے ۔ ہر گلی میں ایک مدرسہ قائم ہو جائے گا ۔

بے علم حساب اور جاگیرداری حاصل کرنے میں مشغول ہو جائیں گے ۔ اے نسیم
لڑکوں کے ہاتھ میں جغرافیہ کا نقشہ ہوگا ۔
۴ ۔ مزرع ، کھیتی = دق ، مواخذہ ۔
دلوں کی سوکھی ہوئی کھیتی کی آبیاری ہوگی ۔ ہمارا شیخ مواخذہ کرے گا تو الٹ
جائے گا ۔
علم کے چشمے اس سرزمین میں جاری ہو جائیں گے ۔ اے نسیم امرد اور عورت
علم و معرفت سے لذت حاصل کریں گے ۔
۵ مائیں تربیت میں مشہور زمانہ ہو جائیں گی ۔ لڑکیاں علم کی وجہ سے جان سے
زیادہ شیریں ہو جائیں گی ۔
لڑکے مدرسہ میں علم و عرفاں والے ہو جائیں گے ۔ اے نسیم ابر گل و ر عاد
سے بھر جائے گی ۔
۶ ۔ بیگانگاں ، غیر = مکروہ ، تکلیف = میش ، بھیڑ = روح القدس ،
جبرئیل ۔
اس کے بعد خدا کے حکم سے غیر اپنے ہو جائیں گے ۔ مومنوں کو کوئی تکلیف پیش
نہیں آئے گی
ایک ہی چشمہ پر بھیڑ اور بھیڑیا ساتھ ساتھ پانی پئیں گے ۔ اے نسیم !
روح القدس مردوں میں جان پھونکیں گے ۔
۷ ۔ محنت خیز ، مصیبت زدہ = متصل ، قریب = مہیا ، موجود ، جاری ۔
ایران کی مصیبت زدہ زمین دنیا کے لئے تاج بن جائے گی ۔ اسکے اندر

علم اور ہر صنعت جاری ہو جائے گی ۔
عالموں کے لئے تفریح و تماشا کی جگہ بن جائے گی ۔ اے نسیم ! یہ شہر قزوین
شہر گیلان سے ترہیب ہو جائے گا ۔

۸ ۔ راہ آہن ، ریلوے لائن = شورہ زار ، بنجر زمین = منجان ، دو پیازہ
بالآخر قطار و قطار ریلوے لائنیں بچھائی جائیں گی ۔ اس بنجر زمین کے رہنے والے
میٹھا پانی پئیں گے ۔
اس شہر و دیار میں پھر دو بارہ کوئی شخص قحط نہیں دیکھے گا ۔ اے نسیم ! ہر فقیر
مرغ اور دو پیازہ کھائے گا ۔

۹ ۔ دامغاں ، ایران کا ایک شہر = طالقاں ، ایک شہر کا نام ۔
شہر دامغاں سے شاعر ظاہر ہوں گے ۔ سرزمین طالقاں سے خزانے پیدا
ہوں گے ۔
اے نسیم ! دنیا نوجوانوں کے مقصد کے مطابق ہو جائے گی ۔

بیکس وطن

۱ ۔ ابتلا ، مصیبت = قربانیاں ، قربان ہونے والے = مہ گلگوں قبا
سرخ لباس حسین ۔
اے ہزاروں غم اور مصیبت میں ڈوبے ہوئے وطن ۔ اے موت کے بھیڑیئے کے منہ میں
گرفتار وطن ۔

اے مصیبت کے شہر عزیز یوسف وطن ۔ سرخ لباس حسین تیرے اور پرزیاں ہو رہے ہیں اے وطن ۔

اے بیکس، غریب اور بے سروسامان وطن ۔

۲ ۔ معارف ۔ علم = رخت ۔ لباس = عریاں ، ننگا = بریاں ، بھنا ہو = اقربا ، قرابت دار

اے علم کی جنت (وطن) تو کیوں ویران ہو گیا ۔ علم کے لباس سے تو کیوں بالکل ننگا ہو گیا

جہالت کی آگ میں تو کیوں جل بھُن گیا ۔ اے بے یار و مددگار اور بے قرابت دار وطن ۔

اے بیکس، غریب اور بے سروسامان وطن ۔

۳ ۔ پیکر ، جسم = خاک تیرہ ، کالی زمین = نوبادگاں ۔ نوجوان = عزا ، ماتم ۔

اے مادر عزیز تیرا جسم کس لئے ننگا ہے ۔ اے مادر عزیز تیرے لعل و گوہر اور خزانے کیا ہوئے ۔

اے مادر عزیز تیرا بستر کالی زمین ہے ۔ تیرے نوجوان تیرے غم کی وجہ سے ماتم کر رہے ہیں اے وطن ۔

اے بیکس، غریب اور بے سروسامان وطن ۔

۴ ۔ دخمہ ، آتش پرستوں کا قبرستان ۔ بباد فنا دادن ، برباد کرنا ۔

وہ فریدوں کا قبرستان اور کیانی بادشاہوں کا تخت و تاج کیا ہوا ۔ کشمیر و بلخ اور

کابل و ہندوستان کیا ہوئے ۔

دریائے نور اور جواہرات سے مرصع تخت کیا ہوا ۔ اے تخت و بخت کو برباد کئے ہوئے وطن ۔

اے بیکس ، غریب اور بے سروسامان وطن ۔

۵ ۔ سیل ، سیلاب = فتن ، فتنہ کی جمع = تابع ، فرمانبردار ۔

افسوس اے محمدؐ فتنوں کا سیلاب پہنچ گیا ہے ۔ اے محمدؐ کوئی شخص وطن کی فکر میں نہیں ہے ۔

اے محمدؐ روح بدن میں رہنے سے وحشت کر رہی ہے ۔ اے محمدؐ کی شریعت کے فرمانبردار وطن ۔

اے بیکس ، غریب اور بے سروسامان وطن ۔

۶ ۔ جنگ جو ، لڑاکو = پلنگینہ پوش ، زرہ پوش = داریوش ، بادشاہ دارا = عز و علا ، عزت و سربلندی ۔

وہ طاقت ، بہادری اور جوش و خروش کیا ہوا ۔ زرہ پوش لڑاکو بہادر کہاں ہیں ۔

جمشید و کیقباد کیا ہوئے دارا کہاں ہے ۔ اے عزت و سربلندی اور ناز و نعم کے والے وطن ۔

اے بیکس ، غریب اور بے سروسامان وطن ۔

۷ ۔ دوچار ، گرفتار = زلزال ، زلزلہ = محنت سرا ، غمکدہ ۔

تمام تبریز والے مصیبت میں گرفتار ہیں ۔ تمام طہران والے وحشت کے زلزلہ

میں پھنسے ہوئے ہیں۔

تمام گیلان والے تکلیف میں مبتلا ہیں۔ تمام مردوں اور عورتوں کے لئے وطن غمکدہ بن گیا ہے

اے بیکس غریب اور بے سروسامان وطن۔

۸۔ غیرت، شرم = ناموس، عزت = گیتی ستاں، دنیا کو فتح کرنیوالا = تیرہ بخت، بدنصیب۔

اسلام رخصت ہوگیا مسلمانوں کی غیرت کیا ہوئی۔ عزت چلی گئی ایرانیوں کی ہمت کیا ہوئی۔

دنیا کو فتح کرنے والے نادر کا بلند ہاتھ کیا ہوا۔ اے بدنصیب وطن تیرا ہاتھ جسم سے الگ ہے۔

اے بیکس، غریب اور بے سروسامان وطن۔

۹۔ ثبات، ثابت قدمی = جان کندن، عالم نزع = مرقد، قبر، آرامگاہ

کسی شخص کے اندر غیرت، دینداری اور ثابت قدمی نہیں ہے۔ ہماری زندگی عالم نزع میں ہے زندگی نہیں ہے۔

کسی طرف سے فرار اور نجات کا راستہ نہیں ہے۔ اے لادوا درد و غم میں گرفتار وطن۔

اے رضا شاہ کی آرام گاہ کے داغدار وطن۔

نالۂ مرغ

حل لغات = اسیر، قیدی = مسلک، طریقہ = ہمت، مدد = احباب، غیر، بیت الحزن، غمکدہ = اولیٰ، بہتر = اہرمن، شیطان = اشراف شریف لوگ، رنج بر، تکلیف اٹھانے والا = حزب دیموکرات، ڈیموکریٹک پارٹی = خلاصی، چھٹکارا۔

۱۔ قیدی پرندے کی یہ تمام فریاد وطن کے لئے ہے۔ قفس میں گرفتار پرندے کا مسلک میری طرح ہے۔

۲۔ میں صبح کی ہوا سے مدد طلب کرتا ہوں کہ میری خبر اس دوست کے پاس لے جائے جو چمن میں آزاد ہے۔

۳۔ اے ہم وطنو اپنی آزادی کے لئے کوشش کرو کیوں کہ ہر وہ شخص کوشش نہیں کر سکتا ہے جو میری طرح قید ہے۔

۴۔ جو گھر کہ غیر کے ہاتھ سے آباد ہوا اپنے آنسو سے اس کو ویران کر دے کیونکہ وہ تیرے لئے غمکدہ ہے۔

۵۔ جو لباس کہ وطن کے لئے خون میں آلودہ نہ ہو اس لباس کو پھاڑ دے کیوں کہ وہ بدن کے لئے باعثِ شرم ہے اور کفن سے کمتر ہے۔

۶۔ اگر غیر وطن پر قبضہ کر لے تو تیرے لئے عورت کا لباس بہتر ہے۔ اس لئے کہ بیچارہ (لُر) اس سلطنت میں آج عورت کی طرح ہے۔

۷ ۔ جس شخص کو ہم نے اس ملک میں سلیمان (بادشاہ) بنایا آج قوم نے یقین کر لیا کہ وہ شیطان ہے ۔

۸ ۔ تمام شریف لوگ تیرے ملنے سے خوش تھے خسرو کی طرح لیکن تیری جدائی کے غم میں کوہ کن کی طرح تکلف اٹھا رہے ہیں ۔

۹ ۔ اے عارف ڈیموکرٹیک پارٹی سے حقیر چیونٹی کی طرح چھٹکارا مت طلب کر کیوں کہ تیرا چھٹکارا الگن کے اندر ہے ۔ یعنی تیری نجات ڈیموکرٹیک پارٹی میں رہ کر وطن میں جمہوری نظام قائم کرنے میں ہے

افسوس افسوس

نمودار شدن = ظاہر ہونا ، تار = تاریک ، پارینہ = پرانا ۔ خانہ خمار = شراب خانہ بیداد = ظلم ، بیرق = علم ، نشان ، نگوسار = اوندھا ، جامۂ نیلی = ماتمی لباس نک = مخفف اینک ۔

۱ ۔ غم کی شام پھر نمودار ہوگئی افسوس افسوس ۔ میرا دل اس کی ظلمت سے تاریک ہوگیا افسوس افسوس ۔

۲ ۔ وہ پرانا شرابی جس نے شراب نوشی سے توبہ کر لی تھی ۔ پھر شراب خانہ میں پہونچ گیا افسوس افسوس ۔

۳ ۔ دشمن کے ظلم کا ہاتھ ظلم کی طرف دراز ہوگیا ۔ آسمان ظالم کے مقصد کے مطابق ہوگیا افسوس افسوس ۔

۴ ۔ ظلم کا نشان دوبارہ بلند ہوگیا ۔ انصاف کا جھنڈا جھک گیا افسوس افسوس

۵ ۔ وہ مجلس شوریٰ کہ جس میں قوم کی نجات تھی ۔ شریر بار تیروں کا نشانہ بن گئی افسوس افسوس ۔

۶ ۔ افسوس در افسوس غیرت مند شہیدوں کے پاک جسم کے خون سے آج وطن کی سرزمین گلزار کی طرح سرخ ہوگئی ہے افسوس افسوس ۔

۷ ۔ اگر تمام اہل وطن ماتمی لباس پہنیں تو لائق ہے کیوں کہ بہت سے لباس خون سے گلنار ہوگئے افسوس افسوس ۔

۸ ۔ مادر وطن اپنے بیٹوں کے غم میں رنجیدہ غمگین اور ماتم کرنے والی ہوگئی افسوس افسوس ۔

۹ ۔ کل صبح ہاتف غیبی کہتا تھا کہ آج جہانگیر (آزادی پرستوں کا لیڈر) گرفتار ہوگیا افسوس افسوس ۔

۱۰ ۔ افسوس صد افسوس کہ آسمان کے ظلم سے حاجی ملک (لیڈر) منصور کی طرح سولی پر چڑھا دیا گیا افسوس افسوس ۔

۱۱ ۔ وہ تمام ہمت مردانہ اور کوشش و محنت اچانک ہاتھ سے یکبار گی چلی گئی افسوس افسوس ۔

۱۲ ۔ زبان کف افسوس ملتی تھی اور کہتی تھی میرا زمانہ رات کی طرح تاریک ہوگیا افسوس افسوس ۔

نعرہ پور داود

خشکانیدن ، خشک کرنا ۔ جبۂ دیبائی ، ریشمی لباس ۔ جامۂ چوخا ، فقیروں کا لباس ۔ از پا افتادن ، گر پڑنا ۔ غلغل و آوا ، چیخ و پکار ۔ بغا ، نوجوان بیغولہ جغدان ، الووں کا مسکن ، ویرانہ ، جولان شگال ، گیدڑوں کی جولان گاہ ۔ خرس ، بھالو ، ریچھ ۔

۱ ۔ میں اپنی آہ وفریاد سے تمام دریاؤں کا پانی خشک کردوں گا اور اپنے آنسوؤں سے تمام صحرا کو دریا بنا دوں گا ۔

۲ ۔ میں تمام دوستوں کی جماعت میں کسی کو اپنا راز داں نہیں بناتا ہوں نہ روکھی زاہد کو اور نہ حسین معشوق کو ۔

۳ ۔ لوگوں کا فضل وہنر ریشمی لباس میں ہے لیکن میں باوجود علم وفضل کے فقیروں کا لباس پہنتا ہوں ۔

۴ ۔ میں فقیری کے جھونپڑے میں خوش اور آزاد ہوں لیکن قید میں رہ کر عالیشان محل نہیں چاہتا ہوں یعنی آزاد رہ کر فقیروں کی جھونپڑی اچھی ہے قید کے عالیشان محل سے ۔

۵ ۔ ایک جماعت مسجد کے دروازہ پر ہے ایک جماعت بتخانہ کی طرف جا رہی ہے کچھ لوگ آتشکدہ کے اندر ہیں اور کچھ لوگ گرجا میں ہیں (کسی کو اطمینان وسکون حاصل نہیں ہے سب لوگ منتشر ہیں)

۶ ۔ مدرسہ اور درس سے میرے درد کا علاج نہیں ہو سکتا ہے دل کے لیے تو ساز ودف اور بانسری بہتر ہے ۔

۷ ۔ میں تو چاہتا ہوں کہ مدہوش ومست ہو کر زمین پر گر پڑوں تا کہ ایران کی اس چیخ وپکار کو نہ سن سکوں

۸ ۔ ایران کے اطراف سے ہر وقت ایسی آواز سنائی دیتی ہے جو آسمان کو بھی ہلا دیتی ہے ۔

۹ ۔ ایسی آواز کہ اس سے بدن کے تمام رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز کہ اس سے پتھر کے دل کو بھی خون میں لتھڑا ہوا تو دیکھے ۔

۱۰ ۔ مادرِ وطن تجھ سے کہتی ہے کہ اے لڑکے اپنے حال پر غور کر اور آج کی مشقت سے کل کا آرام حاصل کر ۔

۱۱ ۔ اس اون سے جو تو بٹتا ہے ریشم نہیں بنا سکتا اور اس کانٹے سے ہرگز گلاب کا پھول نہیں چن سکتا ۔

۱۲ ۔ بلکہ پہلے میری زنجیر کو کاٹ اس کے بعد دلآرا محبوب کی زلف حاصل کر (پہلے آزادی حاصل کر اس کے بعد عیش و آرام کر)

۱۳ ۔ میں بے قراری اور غم میں مبتلا ہوں اور تو خوش و خرم ہے۔ ایسی غفلت تجھ جیسے نوجوان کے لئے باعثِ شرم ہے ۔

۱۴ ۔ میرے جوانوں کے خون سے تمام جنگل سرخ ہو گیا ہے آ اور تھوڑی دیر کے لئے اس دشت گلگوں کا تماشا دیکھ ۔

۱۵ ۔ کمینوں کے ظلم سے جمشید و کیقباد کا ملک ویران ہو گیا ۔ فلک مرتبہ ایران کو الوؤں کا مسکن (ویرانہ) بنا ہوا دیکھ ۔

۱۶ ۔ کیانی شیر چھپ گیا اور وطن گیدڑوں کی جولان گاہ بن گیا دارا کی شان و شوکت کے بعد ذلت و رسوائی آگئی ۔

۱۷ ۔ شہنشاہِ نوشیرواں تاریک قبر میں سو رہا ہے ۔ اب اس کی جگہ بھالو ہے دنیا کے کھیل (انقلاب) کو دیکھ ۔

۱۸ ۔ اگر پورا داؤد ایک دن وطن کی محبت میں سولی پر چڑھا دیا جائے تو خدائے واحد کا سیکڑوں شکر بجا لائے گا ۔

منظوماتِ اخلاقی

دعوت تعلیمِ نسواں و اصلاحِ حالِ مثال

۱ - بُست ، ایران کا ایک شہر - از پا نشستن ، تھک کر بیٹھ جانا
از راہ افتادن ، راستہ بھول جانا ۔

اے بادِ صبا تو کب تک شہر بُست اور وقت مقررہ کی پابندی رہے گی ۔
تو کیوں تھک کر بیٹھ گئی اور کیوں راستہ بھول گئی ۔

حالانکہ تو پہاڑ اور جنگل گھومنے میں بہت ماہر ہے
اور ہر شخص کے پیغام کو اس کے محبوب تک پہونچاتی ہے

لیکن میں نہیں جانتی ہوں کہ میری قسمت میں تو کیوں نہیں ہے
میں ہمیشہ تیری جستجو کرتی ہوں لیکن تو نہیں ملتی ہے

۲ - پژواک ، ایران کا مشہور شاعر - آثار ، نگارشات ، مضامین - کلک گہر بار ، موتی برسانیوالا قلم ۔

کابل میں پژواک سے میرا سلام عرض کرنا
اس کے بعد کہنا کہ اے پژواک تمام اہلِ قلم تیری نگارشات کے مشتاق ہیں ۔

ہمیشہ میرا کان تیری بات سننے کا منتظر رہتا ہے
ہمارا سمندر تیرے گہر بار قلم سے سربلند ہے

ہمیشہ تیری فکر وطن کی اصلاح کیلئے معمول بنا کر رہی ہے۔
کابل یونیورسٹی میں اسوقت اس سے بہتر کوئی شخصیت نہیں ہے

۳ - کلک درافشاں، موتی جھاڑنے والا قلم۔ دست بدامن زدن، دامنگیر ہونا۔

پور بیٹا
تو جانتا ہے کہ وطن کی محبت ایمان کا ایک جزو ہے
اگرچہ تیرے موتی جھاڑنے والے قلم سے وطن آباد نہ ہو
تو کابل یونیورسٹی بروز حشر تیرا دامن پکڑے گی
اور غفلت کیوجہ سے تیرا وجدان بھی بازپرس کریگا

تیرے پاس علم و فہم اور عقل و دانائی ہے لہٰذا ۔
اے وطن کے فرزند تو اک وطن کی بہبودی کیلئے کوشش کر

۴ - بطی، سست۔ حالت اوضاع، زبوں حالی، خصم، دشمن۔ درماں، علاج

وطن کے حالات دیکھ اور ہمارا عیب بیان کر۔
دنیا کے اطراف کو دیکھ اور اس سے بہتر کوئی راستہ تلاش کر
ہماری سست رفتاری اور زبوں حالی کو بیان کر
اس درد لا دوا کی کوئی دوا تلاش کر ۔

تیرے پاس زبان ہے اس سے کام لے نہیں تو پھر یہ تیری جانی دشمن ہے،
غور کر کیونکہ بیمار در تیرے ہی علاج کا محتاج ہے

۵. تن پرور، آرام پرست ۔صدده، دس فیصد ۔

آخر وطن کی عورتوں کے لئے بھی قلم اٹھا
ان آرام پرستوں کی اصلاح کیلئے بھی کچھ کوشش کر
لڑکیوں کے جسم پر زندگی کا لباس پہنا
انکی بیکاری پر نظر کر اور اپنے اوپر جوش کھا
کیونکہ دس فیصدی بھی عورتیں علم سے بہرہ ور نہیں ہیں
اس لئے بیچاری عورتوں کو علم میں ترقی دے

۶ - ملل، ملت کی جمع تو ہیں۔ عاقبت کامل، مکمل تلافی۔
میں یہ نہیں کہتی کہ دوسری قوموں کی عورتوں کیطرح ہم بھی محفل میں شریک ہوں
لیکن کچھ تو مسافر کو منزل پر پہونچنے کی کوشش کرنی چاہیئے
ہمارے نقصانات کی مکمل تلافی کی کوشش کرنی چاہیئے۔
کیونکہ اگر دل سے کوشش کرے گا تو مقصد میں ضرور کامیاب ہو گا۔
آج کی صنعت کے بغیر ہمارا علاج نہیں ہے
ہمیں دیو اور پری کا افسانہ کبتک سنا ئیگا

۷ - پایاں، انتہا۔ جسارت، بیباکی۔
کل حاذقہ نہیں رہے گی لیکن ارمان رکھتی ہے
ایسا بے پایاں ارمان جسکی کوئی انتہا نہیں ہے
اپنے خط میں اپنا راز میں نے بتا دیا باقی تم جانتے ہو
اور تجھ جیسے دانا و بینا سے بیبا کی کی معافی چاہتی ہے

اے بادِ صبا اس جگہ سے بھی بجلی کی طرح واپس آ
میرے خط کا جواب لے اور مضمون نگار شان کیساتھ واپس آ

توصیہ بہ نوجوانانِ ملت بہ اکتسابِ صنعت و حرفت

صناعت۔ ہنر۔ گاریگری۔ جوف فضا، فضا کا ترکش۔ فلز، معدنیات۔ کرپاس سوتی کپڑا۔ تواے فقر، نا اہل۔

۱۔ اے دل بلاغت کو چھوڑ کر صنعت کی طرف توجہ کر اور شرم کا دامن چھوڑ کر کھیتی کی طرف توجہ کر۔

۲۔ فضا کے ترکش سے نشانہ پر لگنے والا تیر دشمن کی صف پر پھینک اور معدنیات حاصل کرنے کے لئے پہاڑ اور پتھر میں لرزہ پیدا کر۔

۳۔ پوڈر اور کالر سے گذر (فیشن اور بناؤ سنگھار چھوڑ) سنگ شکن بن اور صنعت حاصل کرنے کے لئے دل میں جوش و خروش پیدا کر۔

۴۔ موٹا کپڑا پہن اور سوتی لباس میں مزین رہ غیروں کے لباس کی تقلید کر کے ملامت مت سُن۔

۵۔ ادب کے سمندر میں غوطہ لگا اور علم حاصل کر اور دل کی کشتی کو موتیوں سے بھر (صنعت کے ساتھ علم و ادب بھی حاصل کر)۔

۶۔ آج اگر خواب غفلت میں پڑا رہا تو کل تجھے افسوس ہوگا اس لئے خواب گراں سے بیدار ہو اور کل کی فکر کر۔

۷ ۔ برائے کرم قوم پر ظلم مت کر اور ہوش و خرد کے ساتھ ہنر حاصل کرنے کی طرف توجہ کر ۔

۸ ۔ برائے مہربانی خدا کی مخلوق کے ساتھ اچھا برتاؤ کر اور غرور و تکبر نا الوں کے لئے چھوڑ دے ۔

۹ ۔ اے حاذقہ تیرے اشعار شراب کی تلچھٹ کی طرح سرور انگیز ہیں اس تلچھٹ کا ایک قطرہ انسان کی حلق میں ٹپکا دے تا کہ وہ بھی وطن کی فلاح و بہبود کے نشہ سے سرشار ہو جائیں ۔

ایضاً

۱ ۔ کب تک عورتیں علم و صنعت سے بے خبر رہیں گی کب تک عورتیں ایسی مفلسی کی حالت میں بے ہنر رہیں گی ۔

۲ ۔ اگر باپ اپنی لڑکیوں کو بچپن میں ہی مدرسہ میں داخل کر دیں تو لڑکیاں علم و صنعت سے کب بے اثر رہیں ۔

۳ ۔ اللہ کی طرف سے مردوں اور عورتوں پر علم فرض ہے تو عورتیں کیوں خالق کے اس حکم سے غافل اور بے خبر رہیں گی ۔

۴ ۔ جہالت کی بیہودگیں میں مضمحل ہو کر عورتیں آدھی روٹی کے لئے بے عزتی کے ساتھ کب تک در بدر پھرتی رہیں گی ۔

۵ ۔ اے حاذقہ اپنے کو ہنر کے نور سے آراستہ کر تا کہ اس کی وجہ سے

عورتیں دوسری وضع اختیار کرلیں ۔

(ان میں بھی تحصیل علم و ہنر کا شوق پیدا ہو جائے)

علم

۱ ۔ دنیا میں ہمارے لئے علم حاصل کرنا واجب ہے اس لئے کہ مرد اور عورت کے لئے علم رہنما ہے ۔

۲ ۔ جو آنحضورؐ نے ہمارے اوپر فرض کیا وہ ظاہر اور کھلم کھلا علم ہے علم

۳ ۔ بچوں کے لئے بچپن کے زمانے میں ترقی کا ذریعہ علم ہے علم ۔

۴ ۔ جو بے علم ہے اس کو انسان مت کہہ اس لئے کہ روح کے لئے نور اور روشنی علم ہے علم ۔

۵ ۔ بے علم اور جاہل سے مردہ بہتر ہے اور معجزہ دکھانے والا زندہ علم ہے علم ۔

۶ ۔ جس نے ہم کو رسوا کیا وہ ضرورت ہے اور ہماری ضرورتوں کو دور کرنے والا علم ہے علم ۔

۷ ۔ جو چیز شیروں کو روباہ مزاج (مکّار) بنا دیتی ہے وہ ضرورت ہے ضرورت ہے ضرورت ہے ۔

۸ ۔ مدرسہ کی ہوا روح بخشتی ہے اس لئے طالب علم اپنی جان مدرسہ پر فدا کرتے ہیں ۔

۹ ۔ تمام چالاک، عقلمند اور ہوشیار لڑکے مدرسہ کی صورت پر عاشق ہیں
۱۰ ۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو غریق رحمت کرے جس نے سب سے پہلے اس مدرسہ کی بنیاد رکھی ۔
۱۱ ۔ مدرسہ کے جغرافیہ کے نقشہ نے ہم کو بحر و بر سے واقف کیا ۔
۱۲ ۔ علم حساب میں ضرب، تقسیم اور کسروں کے سوالات مدرسہ کے اسباق میں تناسب کے ساتھ ہیں ۔
۱۳ ۔ علم جامیٹری کی شکلوں سے مدرسہ کی عزت و سربلندی کا معیار بڑھ گیا ہے ۔
۱۴ ۔ مدرسہ کا دلکش صحن ہمارے لئے سیر و تفریح کی جگہ اور تفریح کا حوض ہے ۔
۱۵ ۔ مدرسہ کی آوازیں اور سبق کے نغمے سنطور، سارنگی اور ستار کی آواز سے بہتر ہیں ۔
۱۶ ۔ ایک ہوشیار لڑکا مدرسہ کے صاف ستھرے کلاس میں اسطرح کہتا تھا
۱۷ ۔ جو چیز شیروں کو رد باد مزاج بنا دیتی ہے وہ ضرورت ہے ضرورت ہے ضرورت ہے ۔
۱۸ ۔ لوح دل کو روشن بنانا چاہیئے، اور علم کو رہنما بنانا چاہیئے ۔
۱۹ ۔ عقل و ہوش اور چشم و گوش اور حافظہ خدا سے مانگنا چاہیئے ۔
۲۰ ۔ اس دنیا کی تاریکی میں انبیاء کے چراغ (علم) سے نور حاصل کرنا چاہیئے ۔

۲۱ ۔ نماز، روزہ اور دینی کاموں میں خدا کی درگاہ کی طرف توجہ کرنا چاہیئے ۔

۲۲ ۔ ماں کے پاؤں کو بوسہ دینا چاہیئے اور باپ کی بے حد تعظیم کرنا چاہیئے ۔

۲۳ ۔ محبت اور وفاداری کے ساتھ استاد کی بہت عزت کرنا چاہیئے ۔

۲۴ ۔ اس کے بعد اس شعر کو انتہائی خوشی اور ذوق و شوق سے پڑھنا چاہیئے

۲۵ ۔ جو چیز شیروں کو روباہ مزاج بنا دیتی ہے وہ ضرورت ہے، ضرورت ہے ضرورت ہے ۔

۲۶ ۔ اگر ہم علم و ہنر رکھتے تو پہاڑ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتے ۔

۲۷ ۔ فوجی نوجوانوں میں جنگ کے دن ہزاروں بہادر شیر رکھتے ۔

۲۸ ۔ ہم ریلوے لائن ایجاد کرتے اور بحر و بر میں سربلند رکھتے ۔

۲۹ ۔ اگر ہمارے اندر علم ہوتا تو کیوں اتنے فقیر راستوں میں نظر آتے ۔

۳۰ ۔ اگر ہم سرعت کے ساتھ علم حاصل کرتے تو کیوں اس طرح مال و دولت میں تنگی رکھتے ۔

۳۱ ۔ بلکہ ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے خزانے میں مال و دولت رکھتے ۔

۳۲ ۔ وہ چیز جو کہ شیروں کو روباہ مزاج بنا دیتی ہے ضرورت ہے ضرورت ہے ضرورت ہے ۔

نغمۂ سار بان حجاز

۱ ۔ ناقہ، اونٹنی ۔ سیار، سیر کرنے والی ۔ تیز ترک، ذرا تیز ۔ گام زدن، قدم بڑھانا ۔

اے میری سیر کرنیوالی اوٹنی اے مرے تاتار کے ہرن
اے میری تھوڑی یا زیادہ پونجی اے مری بیدار دولت
ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے ۔

۲ ۔ زیبا ، زیب و زینت دینے والا ۔ رعنا ، خوش خرام ۔ رو کش ، شرمندہ کرنے والا ۔

تو دلکش اور زیب و زینت دینے والی ہے اور تو خوش خرام معشوق ہے
تو حور کو شرمندہ کرنیوالی ہے اور تو غیرت لیلا ہے ۔
اور تو صحرا کی بیٹی ہے ۔
ہاں ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے

۳ ۔ تپش ، تیز دھوپ ۔ سراب ، ریگستان ۔ شہاب ، ٹوٹا ہوا ستارہ ۔

آفتاب کی تیز دھوپ میں تو ریگستان میں غوطہ لگاتی ہے ۔
تیز چاندنی رات میں ٹوٹے ہوئے تارے کیطرح تیز چلتی ہے ۔
تیری آنکھ نیند سے ناآشنا ہے
ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے

۴ ۔ لکہ ، ٹکڑا ۔ سبک ، ہلکا ۔ گراں ، بھاری ۔

اے دوڑتے ہوئے بادل کے ٹکڑے (اوٹنی) اے بے بادبان کی کشتی
خضر کی طرح راستہ جاننے والی تیرے اوپر بھاری بوجھ بھی ہلکا ہے ۔
اے ساربان کے دل کے ٹکڑے
ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے ۔

۵ ۔ سوز، تکلیف دہ ۔ رخام، سنگ مرمر ۔

سنگ مرمر پر چلنا تیرے لیے تکلیف دہ ہے اور آہستہ روی میں تیرا ساز ہے

بھوکی اور پیاسی صبح سے شام تک سفر میں رہتی ہے ۔

ٹھہرے رہنے سے تو بیمار ہو جاتی ہے ۔

ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے

۶ ۔ ریگ درشت، سخت ریت ۔ یاسمن، چنبیلی کا پھول ۔ غزال، ہرن ۔

تیری شام ملک یمن میں ہوتی ہے تو صبح ملک قرن میں

وطن کی سخت ریت تیرے پاؤں کے لیے چنبیلی کے پھول کی طرح نرم ہے

اے ختن کے ہرن کی طرح خوبصورت اونٹنی

ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے ۔

۷ ۔ تل، ٹیلہ ۔

چاند سفر سے تھک کر ٹیلہ کے پیچھے آرام کرنے لگا ۔

صبح مشرق سے نمودار ہوئی رات کا لباس چاک ہو گیا

جنگل کی ہوا چلنے لگی

ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے ۔

۸ ۔ درا، گھنٹہ ۔ فتنہ ربا، فتنہ مٹانے والا ۔ فتنہ زا، فتنہ پیدا کرنیوالا ۔

میرا نغمہ دلکشا ہے اس کا زیر و بم جانفزا ہے ۔

قافلہ والوں کے لیے گھنٹہ کی آواز ہے فتنہ مٹانے والا اور فتنہ پیدا کرنیوالا ہے

اے حرم میں چہرہ سائی کرنے والی پیاری اونٹنی

ذرا تیز قدم بڑھا ہماری منزل دور نہیں ہے

کودکِ آرزومند

مرغک ، چڑیا کا بچہ ۔ لانہ ، آشیانہ ۔ ایمن ، محفوظ ، بے خوف ۔ ناوک تیر ۔ گیتی ، زمین ۔ باغ وجود ، دنیا ۔ اصلا ، ہرگز ۔ نگہ عاشقانہ محبت بھری نگاہ ۔ توسن ، سرکشی ۔ از پا در آوردن ، زمین پر گرانا ۔ آز ، لالچ ۔

۱ ۔ کل ایک چڑیا کے بچہ نے اپنی ماں سے کہا کب تک ہم اندھیرے گھونسلے میں رہیں گے ۔

۲ ۔ میں اپنی عمر تیری طرح آشیانہ بنانے کی تکلیف اور کوشش میں تباہ نہیں کروں گا ۔

۳ ۔ جب میرے اڑنے کی باری آئے گی تو پھول سے سبزہ پر اور کوٹھے سے گھر میں اڑوں گا ۔

۴ ۔ ہوشیار چڑیا ہنسی اور اس سے کہا کہ تو بچہ ہے اور بچہ بچوں جیسی ہی باتیں کرتا ہے ۔

۵ ۔ تو اس وقت تجربہ کار اور ہوشیار ہو گا جب دام و دانہ کے فتنہ سے آگاہ ہو گا ۔

۶ ۔ اپنے اس محفوظ آشیانے کو اس وقت بہت یاد کرے گا جب تو کسی تیر کا نشانہ بنے گا ۔

۷۔ آسمان اس ارادہ میں ہے کہ ہر وقت لوٹے اور زمین اس خیال میں ہے کہ کوئی بہانہ تلاش کرے یعنی تباہ کرنے کا بہانہ ۔

۸۔ دنیا سراسر حادثوں کا جال ہے اقبال قصہ ہو گیا اور دولت افسانہ ہو گئی

۹۔ ہر بلندی میں جو تو دیکھتا ہے پستی پوشیدہ ہے کیونکہ ہمیشہ کی خوشدلی کی طاقت نہیں ہے ۔

۱۰۔ ہر وہ قطرہ جو صبح کے وقت پھول پر ٹپکتا ہے بذاتِ خود وہ ایک سمندر ہے جسکا کوئی کنارہ نہیں ہے ۔

۱۱۔ تو دیکھ کہ بلبل پر باغباں کے ظلم سے کیا بیتی جس نے پھول پر ایک محبت بھری نگاہ بھی نہیں ڈالی ۔

۱۲۔ تو اڑ لیکن آشیانہ سے زیادہ دور نہیں جاہلانہ آرزو اور فکر مت کر ۔

۱۳۔ اے نورِ چشم! آشیانہ کا آرام اور راتوں کی نیند تمام دنیا سے بہتر ہے

۱۴۔ تو دیکھ کہ کس کے سر پر زمین و آسمان جنگ کر رہے ہیں تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے تو ہی درمیان میں ہے ۔

۱۵۔ زمانہ کے ہاتھ میں ایسا کوڑا ہے کہ جو شخص سرکشی کرتا ہے اسے مطیع و فرمانبردار بنالیتا ہے ۔

۱۶۔ لالچ کے گھوڑے نے بہت سے لوگوں کو زمین پر گرا دیا اس لئے کہ اس کے منہ اور لگام نہیں ہے ۔

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

قطعۂ تاریخ تالیف روحِ سخن

از نتیجۂ فکر استاذ گرامی مولانا مشتاق احمد صاحب شوق استاذ شعبۂ فارسی

جامعہ اثریہ دار الحدیث مئو

نسخۂ روحِ سخن را ہر کہ خواند و ہر کہ دید
مرحبا صد بار گفتا از دل و جاں برگزید

شوق من ایں ترجمہ را جستہ جستہ دیدہ ام
خامۂ من بے تکلف عیب را جائے نہ دید

اللہ اللہ من چہ گویم دلکشی ترجمہ
جلوۂ حسن فصاحت بر ثریا در رسید

ایں دعا از دل بر آید بہر تلمیذ عزیز
بادیا رب علم و فضلش بر فزون و بر مزید

گر نہ بودے فضل و توفیقِ خدائے لم یزل
کے بتکمیل آمدے فرمائشِ فخر العبید

سرنگوں بودم برائے سال تالیفش بہ شوق
ایں ندا آمد بگوشم خوشبوئے باغ امید

۱۹۸۲ء